15
18

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

ہفت روزہ ترجمانِ اسلام لاہور

جمعہ ۲۶ مئی ۱۹۷۲ء

سالانہ چندہ ۲۰/ روپے
ششماہی ۱۰/ روپے
قیمت فی پرچہ ۴۰ پیسے

بھرپور جدوجہد کیجئے

جمعیۃ علماء اسلام کے کارکنوں نے کل پاکستان جمعیۃ کنونشن پشاور میں شرکت کر کے جس خلوص و ایثار اور اکابر جمعیۃ سے محبت و عقیدت کا مظاہرہ کیا ہے وہ قابل صد تحسین ہے۔ جبکہ کنونشن کی تیاری کے لئے وقت بہت تھوڑا ملا تھا، اور اس کے ساتھ گندم الٹھانے کا موسم بھی تھا۔ ہم جمعیۃ کے ان تمام کارکنوں کو خلوص دل سے پشاور کنونشن کی شاندار کامیابی پر ہدیۂ تبریک پیش کرتے ہیں، جنہوں نے صوبہ سندھ، بلوچستان، پنجاب اور صوبہ سرحد کے دور دراز علاقوں سے اس گرمی کے موسم میں سفر کی صعوبتیں برداشت کر کے کنونشن کو کامیاب کیا۔

لیکن کنونشن کامیاب کر لینے سے یہ نہ سمجھ لیا جائے کہ بس ہمارا کام ختم ہو گیا ہے۔ ہم سمجھتے ہیں کہ اب آپ حضرات کی ذمہ داریاں بڑھ گئی ہیں۔ اور ضرورت اس امر کی ہے کہ حسب ہدایت مجاہد اسلام حضرت مولانا غلام غوث صاحب ہزاروی مدظلہ ناظم عمومی کل پاکستان جمعیۃ علماء اسلام قریہ قریہ بستی بستی جمعیۃ کا پیغام پہنچایا جائے۔ رضاکار تنظیم کو مضبوط اور مستحکم بنیادوں پر استوار کیا جائے۔

خصوصاً نوجوانوں کو اپنے ضلعی اور مقامی علماء و راہنمایانِ جمعیۃ کی قیادت میں جمعیۃ کی تنظیم کو مضبوط بنانے کے لئے تیزی کے ساتھ آگے بڑھنا چاہیئے۔ اس سلسلہ میں حضرت ہزاروی دامت برکاتہم کی زندگی مشعل راہ کی حیثیت رکھتی ہے۔ جو قربانیوں اور بے مثال جدوجہد کا مجموعہ ہے۔

اور یہ انہی کی کوششوں کا نتیجہ ہے کہ جمعیۃ پاکستان کی دوسری بڑی سیاسی جماعت ہے۔ اور جمعیۃ ملک کے دو صوبوں کے اقتدار میں شریک ہے۔ آپ کا مقصد صرف صوبہ سرحد میں اسلام کے عادلانہ نظام کا قیام نہیں بلکہ پورے ملک میں اس کا نفاذ ہے۔ اور یہ اسی وقت ممکن ہو سکتا ہے کہ ہم سب مل جل کر اپنے اکابر کی ہدایات کے مطابق بھرپور جدوجہد کریں، انشاء اللہ کامیابی آپ کی ہوگی۔

ملک میں اتحاد کی فضا پیدا کریں

صوبہ سرحد کے وزیر اعلیٰ حضرت مولانا مفتی محمود صاحب نے ملتان کے ایک استقبالیہ میں تقریر کرتے ہوئے عوام سے اپیل کی ہے کہ "وہ ملک میں اعتماد کی فضا پیدا کریں اور صوبائی تعصب اور عصبیت سے گریز کریں"۔ انہوں نے بجا فرمایا کہ "عصبیت اور ایک دوسرے کے خلاف عدم اعتماد کے اظہار سے بھیانک اور خطرناک نتائج برآمد ہوتے ہیں۔ اگر داخلی طور پر ملک میں انتشار پیدا ہو جائے تو اس سے صرف سامراجی قوتیں ہی فائدہ اٹھاتی ہیں"۔

مشرقی پاکستان میں جو حالات رونما ہوئے۔ اس کی وجہ بھی آپس کی بداعتمادی تھی۔ آج بھی ملک میں بعض عناصر ایسے ہیں، جو ملک کو انتشار و افتراق کے راستے پر ڈال دینا چاہتے ہیں اور عوام کو بھڑکانے کا شغل جاری رکھے ہوئے ہیں۔

ابھی چند دن پیشتر قیوم لیگ کے سیکرٹری اطلاعات مسٹر غلام محمد لونڈ خوڑ کا بیان اخبارات میں چھپا تھا۔ جس میں نیشنل عوامی پارٹی کے راہنما خان عبدالولی خاں کے خلاف یہ زہر افشانی کی گئی تھی کہ وہ پختونستان کے حامی ہیں۔ اور پنجاب کے عوام نے جس طرح شیخ مجیب کی حمایت کی تھی۔ اسی طرح وہ ولی خاں کی حمایت کر کے نقصان اٹھائیں گے۔ حالانکہ خان عبدالولی خاں آزاد پختونستان کے متعلق بارہا کہہ چکے ہیں کہ یہ ان پر الزام ہے۔

اس بیان میں لونڈ خوڑ صاحب نے ایک تو پنجاب کے عوام پر شیخ مجیب کی حمایت کا الزام لگا کر پنجاب کے عوام کی توہین کی ہے جس سے یہ مترشح ہوتا ہے گویا پنجاب کے عوام نے ہی پاکستان کے دو ٹکڑے کئے ہیں۔ اس کے علاوہ مسٹر لونڈ خوڑ کے بیان میں صوبائی عصبیت بھی کارفرما ہے۔

دوسری طرف وہ پنجاب کے عوام کو ولی خاں صاحب کے خلاف اکسا رہے ہیں۔ جس کا لازمی نتیجہ باہمی افتراق و انتشار کے اور کچھ نہیں نکل سکتا۔ خان عبدالولی خاں نے حال ہی میں اپنے ایک اخباری بیان میں صوبہ پنجاب کو "بڑا بھائی" قرار دیا تھا۔ جس سے ثابت ہوتا ہے کہ خان صاحب پنجاب کے عوام سے بھی اسی طرح محبت رکھتے ہیں جس طرح صوبہ سرحد کے عوام سے گذشتہ چند ماہ میں جمعیۃ اور نیپ نے مشترکہ طور پر جمہوریت کی بحالی اور مارشل لاء کے خاتمہ کے سلسلے میں جو جدوجہد کی ہے وہ قیوم لیگ چاہے نہ تسلیم کرے۔ بہرحال پاکستان کے عوام کی نظروں میں وہ قدر و منزلت کی نگاہ سے دیکھی جاتی ہیں حقائق کو نہ تو جھٹلایا جا سکتا ہے اور نہ ہی گمراہ کن پروپیگنڈے سے عوام کو متاثر کیا جا سکتا ہے۔

مسٹر لونڈ خوڑ اور ان کی پارٹی کو چونکہ یہ معلوم ہو چکا ہے کہ سرحد کے غیور اور بہادر عوام نے ان کو دھتکار دیا ہے تو وہ وہاں سے بھاگ کر پنجاب آ دھمکے ہیں اور پنجاب کے عوام کو گمراہ کرنے کی کوششوں میں مصروف ہیں۔ لیکن مسٹر لونڈ خوڑ کو معلوم ہونا چاہیئے کہ اب قیوم خانی سیاست کا دور بیت چکا ہے۔ ملک میں جمہوریت بحال ہو چکی ہے۔ یہاں کے عوام جاگ اٹھے ہیں۔ اور ان میں کھرے اور کھوٹے کا احساس پیدا ہو چکا ہے۔ اب یہاں مسٹر لونڈ خوڑ جیسے محلاتی سیاست دانوں کی سیاست کسی صورت میں بھی کامیاب نہیں ہو سکتی۔ عوام خواہ پنجاب کے ہوں یا سرحد کے، سندھ کے ہوں یا بلوچستان کے، آپس میں بھائی بھائی ہیں۔ وہ آپس میں افتراق و انتشار کی کسی کوشش کو کامیاب نہیں ہونے دینگے۔

قبلہ ایاز پر قاتلانہ حملہ

ترجمان اسلام کے اسی شمارہ میں جمعیۃ طلباء اسلام کے چیف آرگنائزر جناب محمد اسلوب قریشی صاحب کا ایک احتجاجی بیان شائع ہوا ہے۔ جس میں قریشی صاحب نے بنوں کے طالب علم لیڈر اور جمعیۃ طلباء اسلام کے ممتاز راہنما جناب قبلہ ایاز پر قاتلانہ حملہ کی مذمت کی ہے۔ ہمیں اصل واقعات کا علم نہیں کہ قاتلانہ حملہ کیوں اور کس جگہ ہوا، تاہم یہ واقعہ افسوسناک ہے۔

صوبہ سرحد میں پہلے ہی امن و امان تباہ ہو چکا ہے۔ اور جبکہ نئی صوبائی حکومت نے اصلاح حالات کا بیڑا اٹھایا ہے اس قسم کے واقعات حالات کو بگاڑنے کا موجب بن سکتے ہیں۔ ہم سمجھتے ہیں کہ بعض لوگ عمداً صورت حالات کو خراب کر کے نئی حکومت کے لئے مشکلات پیدا کرنا چاہتے ہیں، جن کا سختی سے نوٹس لینا ضروری ہے۔ اس کے ساتھ ہی ہم قریشی صاحب کے بیان کی تائید کرتے ہوئے صوبہ سرحد کے اعلیٰ حکام اور ڈی سی بنوں سے مطالبہ کرتے ہیں۔ کہ اصل واقعہ کی غیر جانبدارانہ تحقیقات کرائی جائے، اور مجرموں کو سخت سزا دی جائے۔

مساوات کی غلط بیانی

روزنامہ حریت کراچی نے ۱۵ مئی کو صوبہ سرحد کے وزیر اعلیٰ حضرت مولانا مفتی محمود صاحب دامت برکاتہم کا ایک انٹرویو

ملک نور الٰہی نے تعلیمی پریس میں چھاپا اور مولانا سید اللہ انور نے شیرانوالہ لاہور سے شائع کیا

شائع کرانا تھا جس کا عنوان تھا

"مفتی محمود نے چار ہزار روپے کرائے کی کوٹھی میں رہنے سے انکار کر دیا"

یہ انٹرویو بہت زیادہ مقبول ہوا اور حریت کا یہ پرچہ بسیار تلاش کے بعد بھی نہ مل سکا۔ انٹرویو سے بہتوں کو خوشی ہوئی۔ لیکن مساواتی حلقے تلملا اٹھے اور انہوں نے انٹرویو کے اثرات کو زائل کرنے کے لئے یہ خبر گھڑی کہ:۔

"مفتی صاحب اپنے لئے چار ہزار روپے کے کرائے کی کوٹھی حاصل کر رہے ہیں"

کوئی ذی شعور انسان پیپلز پارٹی کے سرکاری ترجمان روزنامہ مساوات کی اس بے بنیاد خبر کو درست تسلیم کرنے کے لئے تیار نہیں ہے۔ اور ہر ایک کا ذہن اس خبر کو پڑھنے کے بعد اس طرف گیا ہے کہ یہ خبر شائع کر کے حریت کے انٹرویو کا جواب دینے کی سعی لاحاصل کی گئی ہے

اہل پشاور جانتے ہیں کہ حضرت مفتی صاحب کو جب چار ہزار روپے کرائے کی ایک عمدہ کوٹھی کی پیشکش کی گئی تو انہوں نے یہ کہہ کر کوٹھی لینے سے انکار کر دیا کہ میں قوم کے روپے کو اپنی ذات پر ضائع نہیں کرنا چاہتا اور انہوں نے ایک سادہ سے سرکٹ ہاؤس میں رہائش اختیار کرنے کو ترجیح دی۔ اب بھی حضرت مفتی صاحب سرکٹ ہاؤس میں مقیم ہیں اور ان کے اہل وعیال ملتان میں رہائش پذیر ہیں۔

سرحد کے وزیر اعلیٰ آزادی کے ساتھ صوبہ کے عوام سے مل کر ان کے الجھے ہوئے مسائل حل کرنے کے لئے کوشاں ہیں۔

حضرت مفتی صاحب نے وزارت علیا کا منصب سنبھالنے کے بعد ملک اور قوم کے بہترین مفاد میں صوبہ سرحد کے اندر جو سب سے پہلا قدم اٹھایا ہے وہ شراب پر پابندی ہے۔ مفتی صاحب کے اس اقدام سے ہر اس شخص کو دکھ ہوا ہے۔ جو شراب کا رسیا ہو، اور یہاں تک رسیا ہو کہ شراب پی کر پیشاب کرنے بیٹھے اور مدہوش ہو کر زیر تعمیر مکان کی بنیادوں میں جا گرے۔ ہم نہیں چاہتے کہ کسی کے عیوب گنواتے پھریں۔ مساوات والے خود سوچیں کہ وہ کون تھا جو شراب کے نشے میں اتنا بدمست تھا کہ اس کو مکان کی کھدی ہوئی بنیادوں کا بھی احساس نہ رہا۔ ہم ادارہ مساوات سے اتنی گذارش کرتے ہیں کہ وہ غلط اور بے پر کی اڑا کر صحافت کے پیشے کو بدنام نہ کریں۔

(محمد حنیف سہارنپوری)

مدرسہ عربیہ تعلیم القرآن چک ۱۶ ۹ آر
ضلع ملتان کا سالانہ جلسہ

بتاریخ ۳-۴ جون بروز ہفتہ اتوار منعقد ہوگا۔ جس میں علامہ مولانا دوست محمد قریشی حضرت مولانا پیر سید نیاز احمد شاہ صاحب تلمبہ امیر ضلع ملتان۔ مولانا عبدالمجید ندیم ڈیرہ غازیخاں اور دیگر بلند پایہ علماء کرام شرکت فرما رہے ہیں

(صوفی) محمد حسن مہتمم مدرسہ تعلیم القرآن چک نمبر ۱۶ ۹ راستہ کچا کھوہ ضلع ملتان

دارالعلوم دیوبند کے شیخ الحدیث حضرت مولانا فخرالدین کی وفات

ایک عظیم سانحہ

ایک اخبار سے آل انڈیا ریڈیو کے حوالہ سے معلوم ہوا ہے کہ رفیق آرائے مسند دارالحدیث دیوبند شیخ المحدثین بقیۃ السلف مولانا سید فخرالدین احمد مراد آبادی پچھلے ماہ واصل بحق ہوئے۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔ دارالعلوم کی وہ آخری شمع بھی بجھ گئی جس کے انوار دارالحدیث سے مل کر اکناف عالم کو منور کر رہے تھے۔ بظاہر اب صدارت دارالعلوم کی وہ مسند علم و فضل خالی ہوگئی جو ہمیشہ سے اپنے دور کے ہمہ صفات موصوف شخصیتوں کے لئے مختص رہی۔ مولانا مرحوم کی ولادت ۱۳۰۷ھ میں بمقام اجمیر ہوئی۔ ابتدائی تعلیم خاندانی بزرگوں سے پائی۔ پھر گلاؤٹھی اور دہلی سے ہوتے ہوئے شوال ۱۳۲۱ھ میں مرکز علوم دیوبند میں داخل ہوئے۔ حضرت شیخ الہندؒ سے دورۂ حدیث پڑھا۔ پھر ان ہی اکابر کے حکم پر ۱۳۲۹ھ میں مدرسہ شاہی مراد آباد میں تدریس شروع کی۔ تعمیل ارشاد ہی کی خاطر بڑی سے بڑی تنخواہ کو ٹھکرا دیا، مگر اس مدرسہ کو نہ چھوڑا۔ اس دوران تدریس کے علاوہ باطل مذاہب کے تعاقب اور مناظرہ میں بھی میدان ان کے ہاتھ رہتا۔

۱۳۴۲ھ میں شیخ الاسلام مولانا مدنیؒ جیل گئے تو انہیں جانشین بنا کر دارالعلوم بلایا اور بخاری کا درس دیتے رہے۔ ۱۹۴۵ء کے الیکشن میں بھی حضرت شیخ الاسلام مرحوم کی قائمقامی کا شرف پایا۔ پھر ان کے وصال کے بعد ۱۳۷۷ھ سے لے کر وفات تک دارالعلوم کے شیخ الحدیث اور صدر رہے۔ ۱۳۷۷ھ سے صرف ۱۳۸۲ھ تک آپ سے ۱۱۶۱ طلباء نے بخاری شریف پڑھی۔ زہد و ورع، اخلاص و للہیت، تقویٰ و طہارت، اتباع سنت جیسی صفات عالیہ کی بنا پر اہل علم کے مرجع تھے ۱۹۶۱ء میں ہفتہ عشرہ کے لئے راقم کا دیوبند جانا ہوا۔ تو دو ایک روز درس بخاری کی شرکت کی سعادت بھی پائی۔ اپنی قیامگاہ مدنی منزل جہاں حضرت مستقل مقیم تھے میں حضرت کا قرب ملا۔ اور اس اثنا میں میری خواہش پر تبرکاً سند حدیث سے بھی سرفراز کیا۔ بخشی اور مولانا اسعد مدنی مدظلہ وغیرہ کی موجودگی میں انہوں نے رفیق سفر مولانا عبداللہ کاکاخیل کو تبرکاً بخاری شریف شروع کرائی۔ سیاسی زندگی میں حضرت شیخ الاسلامؒ کے ہم مساک و ہم مشرب رہے اور اس راہ میں قید و بند کی صعوبتیں اٹھائیں حضرت شیخ الاسلامؒ کے بعد جمعیۃ علماء ہند کے صدر رہے۔ ظاہر بھی باطن جیسا تابناک اور تابدار تھا۔ افسوس کہ آپ کی جدائی سے گلشن علم و دین دارالعلوم دیوبند کے خزاں میں اور بھی اضافہ ہوگیا ہے

داغ فراق صحبت شب کی جلی ہوئی — اک شمع رہ گئی تھی سو وہ بھی خموش ہے

واللہ یقول الحق وھو یھدی السبیل

(مولانا) سمیع الحق مدیر الحق اکوڑہ خٹک

جمعیۃ علماء اسلام لائلپور ضمنی انتخاب میں زاہد سرفراز کی حمایت کرے گی

لاہور ۱۶ مئی۔ آج ضلع لائلپور کے اہم دوستوں کا اجتماع حضرت مولانا محمد عبیداللہ صاحب انور امیر جمعیۃ علماء اسلام صوبہ پنجاب کی صدارت میں دفتر جمعیۃ چوک رنگ محل لاہور میں ہوا۔ جس میں لائلپور کے ضمنی انتخاب کے سلسلہ میں مزید غور و خوض کے بعد مولانا ضیاء القاسمی کے اس فیصلے کی توثیق کی گئی کہ جمعیۃ علماء اسلام لائلپور زاہد سرفراز کی حمایت کرے گی۔ انہوں نے کسی بھی جماعت کا نمائندہ ہونے کا انکار کر کے آزادانہ الیکشن لڑنے کا فیصلہ کیا ہے۔ اگر کسی وجہ سے موصوف (زاہد سرفراز) الیکشن سے دستبردار ہو جائیں تو پھر جمعیۃ الیکشن میں غیر جانبدار رہے گی۔

اسمائے گرامی و دستخط کنندگان

(۱) (مولانا) غلام غوث ہزاروی ناظم عمومی جمعیۃ علماء اسلام پاکستان
(۲) (مولانا) عبیداللہ انور امیر جمعیۃ علماء اسلام صوبہ پنجاب
(۳) (مفتی) محمد یوسف امیر جمعیۃ علماء اسلام ضلع لائلپور
(۴) (مولانا) عبدالعلیم جالندھری کنوینر ضلعی جمعیۃ علماء اسلام
(۵) (مولانا) محمد اختر صدیقی۔
(۶) (مولانا) احمد سعید لدھیانوی
(۷) عبدالرشید انصاری
(۸) (مولانا) محمد اقبال امیر جمعیۃ کمالیہ
(۹) (مولانا) محمد اکرام ناظم دفتر جمعیۃ لائلپور۔
(۱۰) (مولانا) محمد رفیق انور جنرل سیکرٹری جمعیۃ شہر لائلپور
(۱۱) (مولانا) عبدالرؤف فاروقی مبلغ جمعیۃ کمالیہ
(۱۲) صاحبزادہ امداد الحسن

مشاہیر سرحد اور اُن کی علمی خدمات

حافظ قاری فیوض الرحمٰن ایم - اے
پروفیسر گورنمنٹ کالج، ایبٹ آباد

حضرت مولانا غلام غوث صاحب ہزاروی مدظلہٗ

تعارف

پاکستان میں علماء حق کی سب سے بڑی تنظیم "جمعیۃ علماء اسلام" ہے جس کے مولانا غلام غوث صاحب ہزاروی جنرل سیکرٹری ہیں۔ مولانا ہزاروی کے سیاسی شعور، فہم و ادراک اور دینی وسماجی معاملات میں ان کے وسیع تجربہ اور گرانقدر خدمات نے پوری جمعیۃ کے نظام کو متاثر کیا ہے۔ اور مولانا اس تنظیم کے روح رواں ہیں۔ یہ ایک حقیقت ہے کہ جمعیۃ علماء اسلام حضرت مولانا شبیر احمد عثمانیؒ کے بعد لاوارث ہو گئی تھی! اس کے قریبی اعزہ و اقارب خود ہی حق وراثت سے دستبردار ہو کر دیگر "منافع بخش" امور کی طرف متوجہ ہو چکے تھے۔ انہوں نے خود ہی اس لاوارث تنظیم کو شیخ التفسیر حضرت مولانا احمد علی لاہوریؒ کی نگرانی و سرپرستی میں دے کر گوشۂ عافیت تلاش کر لیا۔ حضرت لاہوریؒ نے مولانا غلام غوث ہزاروی کی رفاقت میں اس کی نشاۃ ثانیہ کا اہتمام کیا۔ مولانا ہزاروی کی شب و روز محنت، جاں نثاری اور جفاکشی نے اس میں زندگی کی ایک نئی رمق اور روح پیدا کی اور تھوڑے ہی عرصہ میں پورا ملک اس تنظیم کے احاطہ میں آگیا۔

ولادت

مولانا غلام غوث صاحب ہزاروی جون ۱۸۹۶ء میں ضلع ہزارہ تحصیل مانسہرہ کے مشہور قصبہ بفہ میں پیدا ہوئے۔

ابتدائی تعلیم

ابتدائی تعلیم اپنے گھر میں اپنے والد محترم مولانا حکیم سید گل صاحب سے حاصل کی۔ ساتھ ہی سکول بھی پڑھتے رہے۔ ۱۹۱۴ء میں مڈل کا امتحان پاس کیا۔

اعلیٰ تعلیم کے لئے روانگی

ابتدائی مذہبی تعلیم کی تکمیل آپ نے بفہ میں کی۔ بعد ازاں اعلیٰ تعلیم کے لئے سہارنپور کا رخ کیا۔ مظاہر العلوم میں بھی پڑھتے رہے۔ پھر ۱۹۱۵ء میں دار العلوم دیوبند میں داخلہ لیا اور شیخ الہند حضرت مولانا محمود الحسنؒ کے فیضان صحبت سے فیضیاب ہوئے۔ ۱۳۳۷ھ مطابق ۱۹۱۸ء میں حضرت مولانا انور شاہ صاحب کشمیری سے دورۂ حدیث کی سند فراغت حاصل کی۔

تدریسی و تبلیغی خدمات

فراغت کے بعد اسی دار العلوم میں مولانا حبیب الرحمٰن صاحب مہتمم دار العلوم دیوبند کے خصوصی حکم پر پڑھانے لگے ۱۹۲۰ء میں آپ کی تقرری ہوئی۔ پھر جب حضرت شیخ الہندؒ مالٹا سے رہا ہو کر واپس ہندوستان تشریف لائے اور جمعیۃ علماء ہند کی بنیاد رکھی تو ان کے ساتھ خدمات انجام دینے لگے۔

۱۹۲۲ء میں آپ نے مولانا محمد یوسف جونپوری کے ہمراہ جمعیۃ علماء ہند کی تنظیم کے لئے پورے ہندوستان کا دورہ کیا۔ اسی اثناء میں آپ حیدر آباد دکن بھی گئے اور وہاں کی ایک ہندو ریاست "سمستان گردال" میں دو سال تک "مبلغ اسلام" کی حیثیت سے کام کیا۔ بہت سے ہندو حلقہ بگوش اسلام ہو گئے اور مسلمانوں میں جو ہندوانہ رسمیں راہ پا رہی تھیں، ان کا سدباب کر کے اسلامی رسوم اور اسلامی تہذیب و ثقافت کو رواج دینے کی سعی بلیغ کی۔

وطن کو واپسی

اہل وطن کے اصرار پر ۱۹۲۸ء سے ۱۹۳۰ء تک ضلع بھر میں تبلیغی کام کیا۔ ۱۹۳۱ء میں ہزارہ میں سیاسی کام کا آغاز فرمایا اور انگریز کے خلاف نبرد آزما ہوئے اور نتیجہ میں ۱۹۳۲ء کا پورا سال بنوں اور ایبٹ آباد جیل میں گذارا۔ جیل سے رہائی کے بعد "انجمن اسلامیہ ایبٹ آباد" نے تبلیغی مقاصد کے لئے آپ کی خدمات حاصل کر لیں۔ چنانچہ ۱۹۳۳ء میں مرزائیت کے خلاف گرانقدر خدمات انجام دیں۔

شریعت کانفرنس کا انعقاد

۱۹۳۴ء میں شریعت کانفرنس پشاور کا اہتمام کرنیوالوں میں مولانا پیش پیش تھے۔ اس کی صدارت حضرت مولانا مفتی کفایت اللہ دہلویؒ نے کی۔ اسی سال صوبہ سرحد میں "مجلس احرار اسلام" بھی قائم ہو گئی تو مولانا اس میں شامل ہو گئے۔ اس سلسلہ میں ہونے والی ۱۹۳۵ء میں آل انڈیا کانفرنس سیالکوٹ کی صدارت آپ نے کی۔ اس کے بعد بعض الیکشنوں میں بھی آپ نے حصہ لیا۔ ۱۹۳۸ء میں آپ کانگرس سے بالکل علیحدہ ہو گئے (اخبار جہاں ۲۹ اکتوبر ۱۹۶۹ء)

فوجی بھرتی کے خلاف آواز

دوسری جنگ عظیم شروع ہونے کے ساتھ ہی انگریز کی فوج میں بھرتی ہونے کے خلاف احرار کی سول نافرمانی کی تحریک میں شریک ہو کر جیل چلے گئے اور ۱۹۴۱ء کا سال ڈیرہ اسمٰعیل خاں کی جیل میں گذارا۔ اسی تمام عرصہ میں آپ جمعیۃ علماء ہند کے ممبر رہے۔

۱۹۵۳ء میں تحریک ختم نبوت میں اہم کردار ادا کیا۔

جمعیۃ علماء اسلام پاکستان کا قیام

پھر قیام پاکستان کے بعد مولانا شبیر احمد عثمانیؒ کی منشا کے مطابق ہر دو مکتب فکر کے علماء جمع ہوئے اور جمعیۃ علماء اسلام کے نام سے کام شروع کر دیا۔ جس میں حضرت مولانا احمد علی لاہوری اور مولانا احتشام الحق صاحب تھانوی وغیرہ سب حضرات شریک تھے۔ ۱۹۵۶ء میں جمعیۃ علماء اسلام کا دور جدید شروع ہوا۔ جس کے امیر حضرت مولانا احمد علی لاہوریؒ اور ناظم مولانا غلام غوث صاحب ہزاروی منتخب ہوئے۔ ۱۹۵۸ء تک ملک بھر میں جمعیۃ کی دو ہزار شاخیں بن گئیں۔ پھر ۱۹۵۸ء میں ایوب خانی مارشل لاء نافذ ہوا۔ سیاسی جماعتوں پر پابندی لگا دی گئی، تو اس وقت آپ نے مدارس عربیہ اور علماء کی تنظیم پر توجہ فرمائی۔ اور "نظام العلماء" کے نام سے کام شروع کر دیا۔

مغربی پاکستان اسمبلی کی رکنیت

آپ کی انہی دینی و ملی خدمات کے پیش نظر علاقہ کے لوگوں نے مغربی پاکستان اسمبلی کے رکن کی حیثیت سے آپ پر پورا اعتماد کرتے ہوئے اسمبلی میں بھیجا۔ ۱۹۶۲ء میں آپ مغربی پاکستان اسمبلی کے رکن چنے گئے۔ آپ نے اسمبلی کے اجلاس میں عائلی قوانین کے خلاف اسلام ہونے پر ایسے علمی دلائل پیش کئے کہ آپ کی پیش کردہ قرارداد گمراہ پارٹی سمیت تمام ورا کین اسمبلی نے متفقہ طور پر منظور کر کے مرکزی حکومت سے مطالبہ کیا کہ پاکستان میں رائج تمام غیر اسلامی قانون منسوخ کئے جائیں۔ عائلی قوانین کے خلاف صوبائی اسمبلی سے جو یہ تجویز منظور کروائی تو عوام کے سامنے یہ بات آئی۔ کہ مسلمان پبلک علماء کے ساتھ ہے۔ لندن کے اخبارات نے بھی اس حقیقت کا اعتراف کیا۔

موتمر عالم اسلام قاہرہ میں نمائندگی

۱۹۶۴ء، ۱۹۶۵ء میں دوبار موتمر عالم اسلام میں شرکت فرمائی اور وہاں دیکھا کہ حکومت مصر نے کمیونزم اور مرزائیت کو خلاف قانون قرار دے دیا ہے اور ان کے دستور میں اعلان موجود ہے کہ مملکت کا سرکاری مذہب اسلام ہوگا

قومی اسمبلی کے ممبر

اسلامی آئین کی جدوجہد کے لئے سارے ملک میں جمعیۃ نے الیکشن لڑا جس میں مولانا [illegible] نمایاں حصہ لیا مانسہرہ سے آپ امیدوار کھڑے ہوئے [illegible] ۱۹۷۰ء کے عام

انتخابات میں پاکستان کی قومی اسمبلی کے ممبر منتخب کئے گئے

شرق اوسط کے دورہ پر

۱۹۷۱ء میں عرب ممالک کی دعوت پر مولانا مفتی محمود صاحب کی معیت میں شرق اوسط کے دورہ پر گئے۔ مصر، لیبیا اور طرابلس وغیرہ ملکوں میں ضرورت عربی زبان میں گفتگو اور تقریریں کرتے رہے۔ وہ تقریریں مصر اور لیبیا کے ریڈیو اور ٹیلی ویژن سے نشر بھی کی گئیں۔

گورنمنٹ حج ڈیلی گیشن کی رکنیت

اس سال ۱۹۷۲ء میں عوامی حکومت کے قائد مسٹر ذوالفقار علی بھٹو نے جو حج ڈیلی گیشن سعودی عرب کے لئے منتخب کیا۔ اس میں آپ بھی بطور رکن شامل تھے۔ ۲۲ رجنوری ۷۲ء کو آپ اس سرکاری وفد کے ساتھ روانہ ہوئے اور ۶ رفروری ۱۹۷۲ء کو واپس ہوئے۔ آپ پانچ مرتبہ زیارت حرمین شریفین کی سعادت حاصل کر چکے ہیں۔

تصنیفی خدمات

(۱) ایمان نامی ایک کتاب لکھی ہے جس میں اسلامی عقائد وعبادات پر بحث کی گئی ہے۔

(۲) کالج میں ایمان۔ کالج میں ایمان کے عنوان سے آپ اپنے ہفت روزہ "ترجمان اسلام" میں لکھتے رہے۔ جب تمام قسطیں ختم ہوئیں تو اسے سرگودھا کے احباب نے کتابی شکل میں شائع کر دیا۔ اس کا مقصد یہ ہے کہ کالج والوں کو دین سے دور نہ سمجھا جائے بلکہ ان کے دلوں میں بھی ایمان کی شمعیں فروزاں ہیں۔

(۳) مجاہدانہ تقریریں۔ اسمبلی میں آپ کی اور حضرت مولانا مفتی محمود صاحب کی تقریروں کو کتابی شکل میں منظر عام پر لایا گیا ہے۔

(۴) ایک رسالہ "پوسٹ مارٹم" جس میں مودودی صاحب کی بعض تحریروں کو ٹھیک علمی اور تحقیقی انداز سے غلط ثابت کیا ہے۔ ان میں سے بعض تحریروں میں سے مودودی صاحب نے رجوع بھی فرما لیا ہے۔ اس سے ثابت ہوتا ہے کہ مودودی صاحب نے بھی مولانا ہزاروی کے علمی دلائل کو صحیح سمجھا ہے۔ ورنہ رجوع کرنے کا سوال ہی پیدا نہ ہوتا۔ اللہ کرے کہ مودودی صاحب دوسری عبارتوں سے بھی رجوع فرمالیں

(۵) سیرت النبیؐ کے نام سے بھی آپ نے ایک کتاب تحریر فرمائی ہے۔ جس میں آپؐ کی شانِ نبوت آپؐ کی دیگر صلاحیتیں اور خاص کر فوجی قیادت پر ایسے تحقیقانہ انداز میں تبصرہ کیا گیا ہے کہ دنیا کے بڑے سے بڑے سپہ سالار آپؐ کی فوجی قیادت کا لوہا ماننے پر مجبور ہو جاتے ہیں۔

* ۱۹۵۶ء سے "ترجمان اسلام" کے ایڈیٹر کی حیثیت سے اداریے اور مضامین سپرد قلم فرماتے رہے ہیں۔

* اور ایک سال تک حضرت مولانا احمد علی صاحبؒ لاہوری کے ارشاد پر "خدام الدین" کے اداریے لکھتے رہے

کیا مولانا سوشلسٹ ہیں؟

مولانا کے خلاف یہ بے بنیاد اور غلط پروپیگنڈا کیا جاتا ہے کہ آپ سوشلسٹ ہیں۔ مولانا خود فرماتے ہیں: "میں بیسیوں بار اس کی تردید کر چکا ہوں۔ مگر یہ لوگ اپنی مخصوص اغراض کی خاطر یہ رٹ لگائے چلے جا رہے ہیں۔ مگر قدرت نے اب فیصلے کا وقت بہم پہنچا دیا ہے۔ میں مودودی صاحب کو چیلنج کرتا ہوں، کہ اس وقت جبکہ امریکہ نے یہود کو ہوائی جہاز دے کر، ۷ کروڑ مسلمانوں کی غیرت کو چیلنج کیا ہے۔ وہ آئیں اور میرے ساتھ ایک سٹیج پر تقریر کریں۔ میں سوشلزم اور کمیونزم کے خلاف تقریر کروں گا اور وہ امریکہ سے سفارتی اور تجارتی تعلقات منقطع کرنے کے لئے نہ صرف حکومت پاکستان بلکہ تمام مسلم ممالک سے مطالبہ کریں"۔

(بحوالہ اخبار جہاں ۲۹ راکتوبر ۱۹۷۲ء)

محمود شام کے پہلے سوال "پاکستان کا مسئلہ نمبر ۱ کیا ہے؟ کا جواب دیتے ہیں:۔

پاکستان کا اولین مسئلہ آئین کا نفاذ ہے

تعلیم کا مسئلہ زیر بحث آیا تو آپ نے فرمایا تعلیم کی ضرورت سے انکار نہیں کیا جا سکتا اور اس کو عام کرنے کے لئے حکومت خود سوچ رہی ہے۔ ہم صرف یہ کہنا چاہتے ہیں کہ اگر تعلیم کے ساتھ ساتھ اخلاقی تربیت نہیں ہے، تو تعلیم سے کما حقہٗ مقصد حاصل نہیں ہو سکتا۔

اب تک تعلیم میں بڑا نقص یہ تھا کہ ایک تعلیم تو صرف حاکم پیدا کرتی تھی اور دوسری تعلیم محکوم۔ اس سلسلے میں حکومت نے اگرچہ پبلک سکولوں اور بعض دوسرے سکولوں کا امتیاز ختم کرنے کا اعلان کیا ہے۔ لیکن اس بات کی ضمانت اب بھی نہیں ہے کہ ہر تعلیم یافتہ کے لئے روزگار مقرر کیا جائے"۔

علمی شہرت

دار العلوم دیوبند کے یہ مایہ ناز فرزند عرب وعجم میں اپنی علمی صلاحیتوں کی بنیاد پر عالمی شہرت حاصل کر گئے ہیں۔ "مختصر تاریخ دیوبند" کے مصنف مولانا قاری محمد طیب صاحب مہتمم دار العلوم دیوبند آپ کے بارے میں اپنی کتاب میں لکھتے ہیں

"حضرت مولانا غلام غوث صاحب ہزاروی مدظلہ آپ دار العلوم دیوبند کے ممتاز فضلاء میں سے ہیں متعدد کتب میں احقر کے ہم سبق رہے ہیں۔ علمی استعداد شروع سے مضبوط تھی۔ اصل وطن ضلع ہزارہ (پاکستان) ہے بصاف گو خطیب ہیں۔ آپ کی صلاحیتوں کے پیش نظر آپ کو جمعیۃ علماء اسلام پاکستان کا ناظم منتخب کیا گیا ہے۔ موصوف کی علمی شہرت کی بنا پر مصر نے آپ کو بطور نمائندہ جمعیۃ علماء اسلام پاکستان دعوت دی اور آپ نے وہاں کی عالمی موتمر میں علمائے عالم کو خطاب فرمایا۔ آپ کا شمار وہاں کے مشاہیر میں سے ہے"۔ (مختصر تاریخ دیوبند بحوالہ "میں بڑے مسلمان" ص۵۵)

سید فارغ بخاری نے اپنی کتاب "باچا خان" میں مولانا غلام غوث صاحب ہزاروی مدظلہ کی نصف صدی پہلے کی خدمات کا کہیں کہیں تذکرہ کیا ہے۔ خصوصاً پشاور میں "احرار اسلام" کے قیام کے موقع پر آپ کی مجاہدانہ و مخلصانہ خدمات کو سراہا ہے۔

مولانا کی سیاسی بصیرت

انتخابات ۱۹۷۰ء سے قبل آپ نے گوجرانوالہ کی ایک تقریر میں فرمایا کہ "اگر مولانا مفتی محمود صاحب مسٹر ذوالفقار علی بھٹو کے مقابلہ میں ڈی آئی خاں میں ہار جائیں تو میں ہمیشہ کے لئے سیاست سے دستبردار ہو جاؤں گا"۔

انتخابات کے نتیجہ پر معلوم ہوا کہ مولانا مفتی محمود صاحب نے "قائد عوام" سے دس ہزار سے زائد ووٹ حاصل کئے

* خود اپنے انتخاب سے قبل ارشاد فرمایا کہ آپ خود میری کا اعلان اپنے کانوں سے سن لیں گے"۔

چنانچہ وہی اعلان سنا گیا۔

* جماعت اسلامی کے بارے میں ارشاد فرمایا کہ "چار نشستوں سے زیادہ حاصل نہیں کر سکے گی"۔ اور یہ بھی اتنی ہی ہیں۔

* انتخابی مہم کے دوران مولانا ہزاروی برادر محترم مولانا عبدالحق چن پیر صاحب ہاشمی کو انتخاب میں حصہ لینے پر آمادہ کرتے رہے۔ وہ نہ ہوئے۔ تھوڑی دیر آنکھیں بند کیں، اور پھر فرمایا: "مولانا مجھے سرحد میں جمعیۃ کی حکومت بننے کے آثار دکھائی دے رہے ہیں"۔

حالانکہ اس وقت جمعیۃ کا کوئی ممبر منتخب بھی نہ ہوا تھا۔ اس وقت تو اسے "خوش فہمی" پر محمول کیا جا سکتا تھا۔ لیکن آج یکم مئی ۱۹۷۳ء کو ۱۱ بجے صبح حضرت مولانا مفتی محمود صاحب کے وزیر اعلیٰ کی حیثیت سے حلف اٹھانے کے بعد اس حقیقت سے کیسے انکار کیا جا سکتا ہے۔ جسے اپنوں نے بھی خوش فہمی سے زیادہ وقعت نہ دی تھی۔

سچ کہا ہے کسی کہنے والے نے ؎

قلندر ہر چہ گوید دیدہ گوید۔

اللہ پاک مولانا کا سایہ ہمارے سروں پر تا دیر سلامت رکھے اور پاکستان کا مسئلہ (اسلامی آئین کا نفاذ) حل کرنے توفیق نصیب فرمائے۔ آمین!

رسالہ تاریخ علم تجوید

مرتبہ: ابو عبد القادر قاری محمد طاہر رحیمی مدرسہ قاسم العلوم ملتان

صفحات ۴۸ —— قیمت ۷۵ پیسے

اس مختصر رسالہ میں علم تجوید اوقاف کی ضرورت واہمیت فن تجوید کی تدوین، اس کے فوائد ومنافع، روایت حفص کی پوری سند۔ تجوید کے وجوب کے دلائل منکرین تجوید کے چند شبہات اور ان کے جوابات۔ تجوید وقرأت سے متعلق چند فقہی مسائل جمع قرآن وتدوین قرأت کی مختصر سرگذشت وغیرہ وغیرہ ان تمام چیزوں پر نہایت عمدہ طریق سے روشنی ڈالی گئی ہے۔ قابل مطالعہ ہے۔ اس کے علاوہ رسالہ تاریخ علم قرأت قیمت ایک روپیہ اور ہدیہ طاہر یعنی الآیات القرآنیہ، قیمت پچاس پیسے بھی ان پتوں سے مل سکتے ہیں۔ ملنے کے پتے

(۱) مدرسہ قاسم العلوم ملتان (۲) مسجد سراجاں حسین آگاہی ملتان (۳) مکتبہ قاسمیہ چوک خوارہ ملتان۔

زاہد الراشدی

قسط اول

کیا عبوری آئین توقعات کے مطابق ہے؟

ایک تبصرہ ○ ایک جائزہ

ہمارے قابل صد احترام وزیر قانون میاں محمود علی قصوری نامور محدث عالم دین اور مجاہد جنگ آزادی حضرت مولانا عبد القادر قصوری رحمۃ اللہ علیہ کے فرزند اور ممتاز غیر مقلد عالم دین مولانا محی الدین قصوری مرحوم کے برادر ہیں۔ ایک علمی خاندان سے تعلق رکھنے کے باعث وہ احترام کے مستحق ہیں۔ اور اس لحاظ سے بھی ہمارے دل میں ان کی بے حد قدر ہے کہ وہ اس قریب یعنی پیپلز پارٹی کے تحت وزیر قانون بننے سے پہلے ناک شہری آزادیوں اور قانون کی حکمرانی کے زبردست مناد رہ چکے ہیں۔ اور اس سلسلہ میں ان کی خدمات کا دائرہ کافی وسیع ہے۔ مزید برآں ۲۲ اپریل کو ریڈیو پاکستان کے "جنگ" میں ان کا جو بیان چھپا ہے کہ میری بیگم نے مجھ سے دریافت کیا ہے کہ عبوری آئین میں نماز، روزہ اور شراب، زنا وغیرہ کے بارے میں قوانین کیوں نہیں بنائے گئے۔ وہ بیان عمماز ہے کہ موصوف کے گھرانے میں خاندانی اثرات ابھی تک موجود ہیں۔ اللہ تعالیٰ ان اثرات کا دائرہ اور زیادہ وسیع کرے۔ یہی خاندانی اور سیاسی پس منظر ہے جس کی وجہ سے ہم نے ماضی کے مکمل انقلاب کے برعکس قصوری صاحب کے اس وعدہ پر یقین کر لیا تھا کہ ملک کا آئین علماء کے ۲۲ دستوری نکات پر مبنی ہوگا۔ اور اس میں کوئی بات قرآن و سنت کے منافی نہیں ہوگی۔ اور موصوف کے اس وعدہ کے بعد ہمارے دل میں اپنے بارہ میں یہ خوش فہمی کسی حد تک جنم لے چکی تھی کہ شاید ہم اپنی آنکھوں سے اس ملک میں قرآن و سنت کے مقدس نظام کی برکات کا نظارہ کر سکیں مگر ع اے بسا آرزو کہ خاک شدہ

محترم وزیر قانون نے ۱۵ اپریل کو قومی اسمبلی میں عبوری آئین کا جو مسودہ پیش فرمایا۔ وہ ہماری توقعات کے بالکل برعکس اور قصوری صاحب کے خاندانی اور سیاسی ماضی کے قطعی متضاد تھا۔ اور اگر اس مسودہ کی منظوری کے ساتھ مارشل لاء کے خاتمہ کو منتج نہ کر دیا ہوتا، تو شاید اس عبوری آئین کا جنازہ مارشل لاء سے بھی پہلے اٹھ جاتا۔ لیکن مارشل لاء جیسی لعنت سے جان چھڑانے کی خاطر اس عبوری آئین کو "اھون البلیتین" کے طور پر برداشت کر لیا گیا۔ اب چونکہ مستقل آئین کی ترتیب کا مرحلہ درپیش ہے۔ اس لئے مناسب معلوم ہوتا ہے کہ عبوری آئین کا تنقیدی نگاہ سے ایک بھرپور جائزہ لیا جائے تاکہ مستقل آئین کو عبوری آئین کی خامیوں سے پاک رکھنے میں آسانی ہو۔ اس ضرورت کو محسوس کرتے ہوئے جمعیۃ علماء اسلام کے منشور اور ۱۹۵۶ء کے آئین پر جمعیۃ کی تنقیدات و تراجیم کی روشنی میں ہم عبوری آئین کا ایک تنقیدی جائزہ لے رہے ہیں اور اس امر کی وضاحت اس موقعہ پر مناسب معلوم ہوتی ہے کہ اگر اس جائزہ میں کسی موقعہ پر ہماری رائے جماعتی پالیسی سے مطابقت نہ رکھتی ہو، تو اسے ہمارے قصور فہم پر محمول کیا جائے۔ کیونکہ ایسے معاملات میں بہرحال جماعتی اکابر کی رائے کو فوقیت حاصل ہے۔

(نوٹ) اس تنقیدی جائزہ کے وقت عبوری آئین کا وہ اردو ترجمہ ہمارے پیش نظر ہے جو روزنامہ جنگ راولپنڈی میں قسط وار شائع ہو رہا ہے)

عبوری آئین کی ابتدا میں ایک دیباچہ کے تحت کچھ اسلامی اصولوں کا تذکرہ کیا گیا ہے۔ مگر چونکہ یہ ابتدائیہ آئین کا جزو نہیں اور اس کی کوئی قانونی حیثیت نہیں ہے اس لئے اس پر گفتگو بھی لاحاصل ہے۔ لہٰذا ہم اپنی گفتگو کا آغاز آئین کے حصہ اول سے کرتے ہیں۔

مشرقی پاکستان کا ذکر کیوں نہیں؟

آئین کے حصہ اول میں تعارف کے عنوان سے آئین کے دائرہ کار کو شق ۱ کے تحت اس طرح واضح کیا گیا ہے کہ:۔

۲ ۔ یہ جمہوریہ ایک وفاق ہوگا جس میں مندرجہ ذیل متحد ہوں گے۔

(ا) ایسے صوبے جو یوم آغاز سے فوراً قبل موجود ہوں

(ب) اسلام آباد دارالحکومت کا علاقہ جو آئندہ وفاق کا دارالحکومت کہلائے گا۔

(ج) مرکز کے زیر انتظام قبائلی علاقے اور

(د) ایسی دیگر ریاستیں اور علاقہ جو وفاق کی منظوری سے الحاق یا کسی دوسرے طریقے سے پاکستان میں شامل ہیں یا شامل کئے جائیں"۔

عبوری آئین کے دائرہ کار میں مشرقی پاکستان کا کہیں ذکر نہیں بلکہ شق کی ذیل الف کے اس معنی خیز جملہ سے کہ

"ایسے صوبے جو یوم آغاز سے فوراً قبل موجود ہوں"

صاف پتہ چلتا ہے کہ مشرقی پاکستان کو آئین کے دائرہ کار سے خارج کر دیا گیا ہے۔ حالانکہ جب تک سرکاری طور پر جمہوری قوتوں کی منظوری کے بعد "بنگلہ دیش" کو تسلیم نہیں کر لیا جاتا مشرقی پاکستان کو آئین کے دائرہ کار سے خارج قرار دینا کسی طرح بھی قرین قیاس نہیں ہے۔

امتناعی نظر بندی کا قانون

آئین کے حصہ دوم کے باب اول میں، بنیادی حقوق کے عنوان سے یہ کہا گیا ہے کہ کسی شخص کو جلد از جلد وجوہ گرفتاری بتائے بغیر حراست میں نہیں رکھا جائے گا۔ لیکن شق ۳ میں کہا گیا ہے کہ "امتناعی نظر بندی کے قانون کے تحت گرفتار ہونے یا زیر حراست آنے والے کسی شخص پر اس کا اطلاق نہیں ہوگا"۔

گویا امتناعی قوانین کے تحت کسی شخص کو مقدمہ چلائے بغیر اور وجوہ بتائے بغیر زیر حراست رکھنے کی گنجائش ہے۔ اگرچہ بعد کی دفعات میں اس گنجائش کو کم کر دیا گیا ہے مگر اس بارہ میں ہمارا موقف یہ ہے کہ بنیادی طور پر مقدمہ چلائے بغیر نظر بندی یا گرفتاری ہی شرعی اصولوں سے متصادم ہے۔ خواہ یہ کتنے ہی کم عرصہ تک محدود کیوں نہ ہو۔ اسلام کسی شخص کو مقدمہ چلائے اور جرم ثابت کئے بغیر اسے حبس میں رکھنے کا قطعاً روادار نہیں ہے۔

غلامی اور بیگار

بنیادی حقوق کی دفعہ ۱۰ ملاحظہ فرمائیے۔

(۱) ا۔ کسی شخص کو غلام نہیں بنایا جائے گا۔ نہ کسی سے زبردستی بیگار لی جائے گی اور کسی قانون میں پاکستان کے اندر غلامی یا اس کی کسی قسم کو رائج کرنے کی اجازت نہیں دی جائے گی۔

ب۔ بیگاری کی تمام صورتیں ممنوع ہیں

۳ ۔ اس دفعہ کی کوئی بات لازمی سروس کو متاثر نہیں کرے گی"۔

اس دفعہ کو ایک بار پھر غور سے پڑھیے کس خوبصورتی سے غلامی اور بیگار کو ممنوع قرار دے کر لازمی سروس کے تحت دونوں امور کا جواز اور گنجائش بھی نکال لی گئی ہے۔ جہاں تک غلامی کا تعلق ہے۔ ہمارا موقف اس بارہ میں بالکل واضح ہے کہ قرآن و سنت کی صریح نصوص اس کو جائز قرار دیتی نہیں۔ بشرطیکہ شرعی حدود و قیود کے دائرہ میں ہو اور اس جواز کو کوئی انتہا پسند مسلمان کہلاتے ہوئے چیلنج کرنے کا روادار نہیں ہے۔ باقی رہا سوال بیگار کا تو ہم اس کے قائل تاخاتمہ کو مستحسن خیال کرتے۔ تبھی حتیٰ کہ لازمی سروس کے تحت بیگار لینے کا جو جواز نکالا گیا ہے اسے بھی نامناسب سمجھتے ہیں۔ (جاری ہے)

پشاور

جمعیۃ علماء اس

پاکستان کی تاریخ

از
محمد حنیف سہارنپوری

پشاور میں کل پاکستان جمعیۃ علماء اسلام کی کسی اخبار میں رپورٹ شائع نہیں ہوسکی۔ یہ بھی کارروائی کو نظرانداز کیا جائے۔ واللہ اعلم بالصواب کہ یہ ٹوٹے پھوٹے الفاظ سودمند ثابت ہوں۔

پاکستان میں علماء حق کی سب سے بڑی تنظیم کل پاکستان جمعیۃ علماء اسلام کی گذشتہ پندرہ سال پیشتر آئین شریعت کے نام سے لاہور میں دو عظیم الشان اور تاریخی کانفرنسیں منعقد ہوچکی ہیں۔ اس وقت کے اخبارات نے ان کانفرنسوں کے متعلق لکھا تھا۔ کہ لاہور شہر میں ایک نیا شہر آباد ہوگیا ہے۔ اور یہ کہ علماء کی طرف سے اس قسم کا مظاہرہ پہلے کبھی نہیں کیا گیا تھا۔

ان کانفرنسوں کے بعد جمعیۃ علماء اسلام نے ملکی سیاست میں اپنا مقام پیدا کرلیا تھا۔ اور جمعیۃ پاکستان کے عوام کی ایک مقبول ترین جماعت بن کر ابھری تھی۔ اور آج بھی جمعیۃ عوامی قوت کے لحاظ سے صف اول کی جماعت ہے اور الحمدللہ شب و روز ترقی پذیر ہے۔

آج جمعیۃ کو جو بلند مقام حاصل ہوا ہے۔ یہ نتیجہ ہے ہمارے اکابر قطب زمان شیخ التفسیر حضرت مولانا احمد علی صاحب لاہوری رحمۃ اللہ علیہ، حافظ الحدیث حضرت مولانا محمد عبداللہ صاحب درخواستی مدظلہ، منشی انام قائد جمعیۃ حضرت مولانا مفتی محمود صاحب مدظلہ اور مجاہد اسلام حضرت مولانا غلام غوث صاحب ہزاروی مدظلہ کی ان کوششوں اور کاوشوں کا جو جمعیۃ کے یوم تاسیس سے لے کر اب تک انہوں نے بے لوث اور مخلصانہ طور پر انجام دی ہیں خصوصاً حضرت ہزاروی دامت برکاتہم نے جماعت کے لئے جس طرح قربانیاں دیں اور جو جو مصیبتیں اور تکلیفیں برداشت کیں، وہ تاریخ میں سنہری حروف سے لکھی جائیں گی۔

ارکان جمعیۃ

جو جماعتیں یا تنظیمیں سرمایہ داروں، ملوں اور زمینوں یا جاگیرداروں کے سرمایہ کے بل بوتے پر معرض وجود میں آتی ہیں۔ وہ ان کی ہمدردیوں سے اس وقت محروم ہوجاتی ہیں جب ان سرمایہ داروں کی نگاہ کرم ان سے ہٹ جاتی ہے اور وہ اپنی ہمدردیاں دوسری طرف بدل دیتے ہیں۔ پھر ان جماعتوں کا حشر وہی ہوتا ہے۔ جو مسلم لیگ کا ہوا ہے۔ ایک وقت تھا کہ مسلم لیگ کا طوطی بولا کرتا تھا۔ لیکن آج ؎

چراغ سحر ہوں بجھا چاہتی ہوں"

کی مصداق ہے۔ سرمایہ داروں کے سرمائے پر چلنے والی جماعتیں ملازم تو پیدا کرسکتی ہیں، کارکن پیدا نہیں کرسکتیں اس وقت ملک میں جو سیاسی جماعتیں موجود ہیں۔ ان کے پاس کارکنوں کا فقدان ہے۔ اور وہ انہی کو اپنا کارکن کہتی ہیں جو ان کے تنخواہ دار ملازم ہیں۔ لیکن جمعیۃ علماء اسلام کی حیثیت اس سے بالکل مختلف ہے۔

اللہ تعالیٰ نے جمعیۃ علماء اسلام کو جس طرح بے لوث رہنما عطا فرمائے ہیں۔ اسی طرح جمعیۃ کے کارکن بھی بے لوث اور مخلص ہیں۔

جمعیۃ کے کارکن اپنے محبوب راہنماؤں کے اشارے پر اپنی جان کی بازی لگانا عین سعادت سمجھتے ہیں اور وہی غریب کارکن کوڑی کوڑی جمع کرکے جمعیۃ کے تنظیمی امور کو چلاتے ہیں۔ دراصل ان کے پیش نظر ایک عظیم مقصد کا حصول ہے اور وہ ہے اسلام۔ ایسا اسلام جو ملحدوں، مغربی مفکروں اور مجتہدوں کی تراشش خراشش سے بالکل محفوظ ہو۔ اور جو اسلام وہی ہوسکتا ہے۔ جس کو خاتم النبیین حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے پیش فرمایا، اور صحابہ کرام سلف صالحین اور بزرگان دین کے واسطے سے ہم تک پہنچا ہے یہی اسلام کی جمعیۃ علماء اسلام دعوت دیتی ہے۔

یہ تو چند تمہیدی کلمات تھے۔ اب ہم پشاور کنونشن روداد آپ کے سامنے رکھتے ہیں۔ جمعیۃ علماء اسلام کے کارکنوں نے پشاور کنونشن کو جس طرح کامیاب کیا۔ یہ انہی کا حصہ ہے اور اکابر جمعیۃ سے ان کی عقیدت و محبت کا مظہر ہے۔

غالباً ۲۷ یا ۲۸ اپریل کے جنگ اور حریت کراچی کے اندرونی صفحات میں جمعیۃ حضرت مولانا مفتی محمود صاحب مدظلہ کی طرف سے ایک چار سطری خبر شائع ہوئی۔ کہ ۵ مئی کو پشاور میں جمعیۃ کا کل پاکستان کنونشن منعقد ہورہا ہے حضرت مفتی صاحب کے اس بیان کا ملک کے تمام بڑے چھوٹے اخبارات نے مکمل بائیکاٹ کیا۔ شاید ان کا مقصد یہ تھا کہ اس کنونشن کی جب کسی کو خبر نہ ہوگی تو یہ ناکام ہوجائیگا اور ہمیں یہ کہنے کا موقع مل جائے گا کہ جمعیۃ کے ساتھ ملک میں کوئی عوامی قوت نہیں ہے۔ لیکن پشاور کا یہ کنونشن ہماری توقعات سے کہیں زیادہ کامیاب ہوا ہے۔

ہم نے جب اخبار میں کنونشن کی یہ مختصر سی خبر پڑھی تو یقین نہیں آتا تھا کہ واقعی کنونشن ہوگا یا نہیں۔ کیونکہ یہ خبر صرف کراچی کے اخبارات میں تھی۔ لاہور کے اخبارات اس سے خالی تھے۔ چنانچہ پشاور بذریعہ ٹیلیفون قائد جمعیۃ حضرت مفتی صاحب سے رابطہ قائم کیا تو انہوں نے اس کی تصدیق فرمائی اور ساتھ ہی اخبار ترجمان اسلام کا ضمیمہ شائع کرنے کا حکم صادر فرمایا۔

لبیار دوڑ دھوپ کے بعد ہفتہ کے روز رات دس بجے ضمیمہ چھپ کر تیار ہوا۔ لیکن بے سود۔ کیونکہ سرکاری طور پر درمیان میں دو دن کی چھٹی آگئی، اتوار کی اور یکم مئی کی۔

بڑی مشکل سے اتوار کی اجازت حاصل کی اور اس کو ڈاک خانہ کے سپرد کردیا گیا۔ بعض مقامات پر دستی پہنچائے گئے

بہرحال یہ ضمیمہ پورے ملک میں اہم مقامات پر پہنچا اور اس تھوڑے سے عرصہ میں ہی جمعیۃ کے کارکن اور علماء کرام کارواں در کارواں پشاور کے لئے چل کھڑے ہوئے۔ پشاور کے اس عظیم الشان کنونشن کے متعلق یا جتنا

کہا جاسکتا ہے کہ پاکستان کی ۲۵ سالہ تاریخ میں آج تک کسی بھی سیاسی جماعت کا اتنا بڑا اور عظیم الشان کنونشن منعقد نہیں ہوا۔

بقول امیر مرکزیہ حضرت درخواستی دامت برکاتہم "اس قسم کے اجتماعات خلافت تحریک کے دور میں دیکھنے میں آئے تھے۔ خلافت تحریک کے بعد اتنا عظیم اجتماع میں نے پہلی مرتبہ دیکھا ہے"

میں نے بعض عمر رسیدہ بزرگوں کے تاثرات معلوم کئے تو انہوں نے بھی اسی قسم کے خیالات کا اظہار کیا۔ خود راقم الحروف نے بھی بڑے بڑے اجتماعات دیکھے ہیں۔ لیکن کسی سیاسی جماعت کا اتنا بڑا اجتماع نظر سے نہیں گذرا۔

اس اجتماع کی سب سے بڑی وجہ بھی میرے نزدیک جمعیۃ علماء اسلام کے کارکنوں کا خلوص ہی تھا جس کی وجہ سے یہ لوگ طویل اور دور دراز علاقوں کا سفر کرکے خواہاں خواہاں پشاور پہنچے۔

ہمیں افسوس ہے کہ کوتہ بینی کے ماتحت اخبارات نے اس کنونشن کا بائیکاٹ کیا۔ خصوصاً پنجاب کے اخبارات نے سوائے مختصر تقریروں کے کنونشن کی تفصیلات پاکستانی عوام کی نظروں سے اوجھل رکھیں۔ جبکہ ریڈیو پاکستان نے بھی یہی سلوک کیا۔ پاکستان میں جمہوریت تو بحال ہوگئی۔ لیکن لیکن یہاں کا پریس پھر بھی غلامی کی زنجیروں میں جکڑا ہوا ہے

پانچ لاکھ انسانوں کا اجتماع

پشاور کنونشن میں ایک محتاط اندازے کے مطابق پانچ لاکھ افراد نے شرکت کی اور تقریباً صوبہ پنجاب و سرحد کے مختلف مقامات سے پانچ چھ سو لبیں جمعیۃ کے کارکنوں کو لے کر پشاور پہنچیں۔ اسی روز راولپنڈی سے پشاور جانے والی بسوں نے ہڑتال بھر کی ہوئی تھی۔ تاہم ہزاروں افراد ریل گاڑیوں ویگنوں اور ٹرکوں کے ذریعہ دوگنا کرایہ خرچ کرکے

اسلام کا تاریخی اور عظیم الشان کنونشن

...ی میں اتنا بڑا پُرامن اور شاندار کنونشن کسی جماعت کا نہیں ہوا

...تاریخی کنونشن ہر لحاظ سے ایک کامیاب کنونشن تھا، لیکن افسوس ہے کہ اس کی ...پتہ چلا ہے کہ اخبارات کو باقاعدہ ایک خفیہ ہاتھ کی طرف سے اشارہ ہوا ہے کہ کنونشن کی ...واب۔ ...ی میں ہم اس عظیم کنونشن پر تفصیل سے روشنی ڈالتے ہیں۔ امید ہے ...گے۔

(محمد حنیف سہارن پوری)

پشاور پہنچے۔

کنونشن کی تفصیلات پیش کرنے سے قبل میں آپ سے معذرت بھی چاہوں گا کہ اس کی تفصیلات مکمل طور پر پیش نہیں کر سکتا۔ کیونکہ مجھے وہ وسائل میسر نہیں ہو سکے۔ جو کسی بھی اخبار نویس کو مہیا ہونے چاہئیں۔

کاروان اسلام منزل بہ منزل

صوبہ سندھ کا قافلہ

جمعیۃ علماء اسلام صوبہ پنجاب کے جنرل سیکرٹری مولانا ضیاء القاسمی صاحب نے پنجاب کے مختلف مقامات سے آنے والے قافلوں کو ہدایت کی تھی کہ وہ صبح کی نماز دریائے اٹک کے اس پار ادا کریں۔ لیکن صوبہ سندھ جمعیۃ کے کارکن ایسا نہیں کر سکتے تھے۔ کیونکہ ان کا سفر بہت طویل تھا۔ اس لئے انہوں نے ریل گاڑیوں کے ذریعہ سفر کیا۔ اور سب سے پہلے جو قافلہ پشاور پہنچا ہے۔ وہ صوبہ سندھ جمعیۃ علماء اسلام کا تھا۔ جس کی قیادت صوبہ سندھ کے امیر حضرت مولانا پیر محمد شاہ امروٹی سجادہ نشین خانقاہ عالیہ امروٹ شریف فرما رہے تھے۔ صوبہ سندھ سے اراکین جمعیۃ مختلف گاڑیوں کے ذریعہ وہاں پہنچے۔ سندھ کی کوئی قابل ذکر ایسی جگہ نہیں۔ جہاں سے جمعیۃ کا کوئی کارکن وہاں نہ پہنچا ہو۔ سندھی حضرات کے وہاں پہنچنے سے پشاور کی چہل پہل میں خاصا اضافہ ہو گیا تھا۔ مساجد تو ویسے بھی صوبہ سرحد میں آباد ہوتی ہیں۔ لیکن ان حضرات کے وہاں پہنچنے سے نمازیوں کی تعداد دوچند ہو گئی تھی۔

صوبہ بلوچستان کا قافلہ

صوبہ بلوچستان کی صوبہ سندھ کی طرح پشاور سے بہت دور ہے۔ یہاں سے جو قافلے پشاور پہنچے انہوں نے بھی یہ سفر ریل گاڑیوں سے طے کیا۔ ان قافلوں کی قیادت حضرت مولانا عبد الغفور صاحب امیر صوبہ بلوچستان مولانا شمس الدین ڈپٹی اسپیکر بلوچستان اسمبلی، مولانا سید محمد حسن شاہ صاحب ایم پی اے نے کی۔ بلوچستان سے جو کارکن وہاں پہنچے۔ ان کی تعداد ہزاروں تک پہنچتی ہے۔

صوبہ بلوچستان ۔ ایک جائزہ

صوبہ بلوچستان ایک پسماندہ صوبہ ہے۔ وہاں کے عوام غریب ہیں، لیکن دینداری کے لحاظ سے بہت آگے ہیں۔ ان کو علماء سے بہت زیادہ عقیدت ہے۔ اسی وجہ سے صوبہ سرحد کی طرح وہاں بھی جمعیۃ علماء اسلام کو کامیابی ہوئی ہے۔ باوجودیکہ سرمایہ کی قلت اور ذرائع رسل و رسائل ان کے راستے کی سب سے بڑی رکاوٹ تھی۔ الیکشن کے دنوں میں وہاں کے علماء کی طرف سے ہمیں یہ بات پہنچی تھی کہ اگر فی سیٹ ایک ہزار روپیہ مل جائے تو ہم تمام سیٹیں حاصل کر سکتے ہیں۔ لیکن مجاہد اسلام حضرت مولانا غلام غوث صاحب ہزاروی دامت برکاتہم نے بمشکل ایک ہزار روپیہ جمع کر کے ان کی امداد کی۔ جس کے نتیجے میں قومی اسمبلی میں ایک اور صوبائی اسمبلی میں تین نشستیں جمعیۃ کو حاصل ہو گئیں سچ تو یہ ہے کہ بقول قائد جمعیۃ حضرت مولانا مفتی محمود صاحب مدظلہ "جمعیۃ نے ایک روپے سے ایک لاکھ روپے کا مقابلہ کیا ہے"۔

اللہ تعالیٰ نے اسی میں برکت ڈال دی اور آج وہاں جمعیۃ اور نیپ کی مشترکہ حکومت قائم ہے۔ علماء نے الیکشن سے قبل اپنے وسیع حلقوں میں جو پہاڑی علاقوں پر مشتمل تھے۔ سائیکلوں اور پیدل چل چل کر وہاں کے عوام کو جمعیۃ کا پیغام پہنچایا۔ خلوص اور محنت سے جو کام کیا جائے۔ اللہ تعالیٰ اس کا ضرور عنایت فرماتے ہیں

بہرحال صوبہ بلوچستان کے عوام اور علماء مبارکباد کے مستحق ہیں۔ ہماری دلی دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ ان کی دستگیری فرمائے اور عوام کی صحیح خدمت کی توفیق عطا فرمائے آمین۔

صوبہ پنجاب کے قافلے کا منظر

صوبہ سندھ اور بلوچستان کے قافلوں کے بعد پشاور میں جو قافلہ پہنچا۔ وہ جمعیۃ علماء اسلام صوبہ پنجاب کا تھا۔ جو سینکڑوں بسوں، ویگنوں اور کاروں پر مشتمل تھا۔ بسوں پر پرچم نبوی لہرا رہے تھے۔ لاؤڈ سپیکر نصب تھے، جن سے تلاوت قرآن پاک کے علاوہ نعتیں اور نظمیں پڑھی جا رہی تھیں۔ جمعیۃ پنجاب کے جیالے کارکن اپنے سروں پر پرچم نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے مشابہ سبز و سفید دھاری دار ٹوپیاں اوڑھے ہوئے تھے۔ بعض کارکن ایسے بھی تھے۔ جنہوں نے اپنی قمیصیں پرچم نبوی کے مشابہ بنائی ہوئی تھیں

یہ قافلے جو پنجاب کے مختلف اضلاع سے دریائے اٹک پر پہنچ رہے تھے راستے میں تمام اہم مقامات پر مظاہرہ کرتے اور مسرت کے نغمے گاتے ہوئے خیرآباد کے مقام پر ٹھہر رہے تھے۔ اخبار مشرق پشاور نے ۵ مئی کی اشاعت میں ان قافلوں کے راولپنڈی پہنچنے کا تذکرہ کرتے ہوئے لکھا ہے کہ جب جمعیۃ پنجاب کے مختلف سمتوں سے آنے والے قافلے راولپنڈی پہنچے، تو پنڈی کے بازاروں کی چہل پہل میں کو اضافہ ہونا ہی تھا۔ وہاں کی مساجد اور دینی مدارس بھی جمعیۃ کے کارکنوں کی آمد سے بھر گئے تھے۔

بہرحال یہ قافلے جہاں جہاں سے گذرتے تھے وہاں کے عوام بھی ان کو دیکھ کر خوشی اور مسرت کا اظہار کرتے تھے

حکم کی پابندی

جمعیۃ علماء اسلام صوبہ پنجاب کے ناظم عمومی حضرت مولانا محمد ضیاء القاسمی صاحب نے پنجاب سے آنے والے قافلوں کو یہ ہدایت فرمائی تھی کہ وہ

"صبح کی نماز دریائے اٹک کے اس پار ادا کریں"۔

چنانچہ جمعیۃ کے کارکنوں نے اس کی پابندی کی اور حسب ہدایت پنجاب کے مختلف ضلعوں سے آنے والے قافلوں نے رات ۱۲ بجے سے دریائے اٹک پار کرنا شروع کر دیا تھا۔

مبارک مقام

اس عظیم قافلے کی خوش قسمتی سمجھیے کہ جہاں پنجاب کا قافلہ آ کر رکا۔ یہ وہی مبارک مقام ہے۔ جہاں امام المجاہدین حضرت سید احمد شہید بریلوی کی جماعت مجاہدین کے قافلہ نے حضرت مولانا شاہ اسماعیل شہید رحمۃ اللہ علیہ کی قیادت میں دریائے اٹک کا پل عبور کر کے پڑاؤ ڈالا تھا۔ جہاں پشاور جاتے ہوئے بائیں جانب ایک چھوٹی مسجد بھی ہے جو سادگی کا نمونہ ہے۔ لیکن دیکھنے میں پرانے دور کی یاد تازہ کرتی ہے یہ مسجد حضرت شاہ صاحب کی طرف منسوب ہے۔ جمعیۃ پنجاب کے کارکنوں نے اسی مسجد میں نماز فجر ادا کی۔ کارکن اس طرح خوشی اور مسرت کا اظہار کر رہے تھے۔ جیسے گوہر نایاب ان کے ہاتھ آ گیا ہو۔ کیوں؟ اس لئے کہ جمعیۃ کے مقاصد بھی وہی ہیں۔ جن مقاصد کو لے کر حضرت سید صاحب اور حضرت شاہ صاحب میدان جہاد میں اترے تھے اور بالآخر انہوں نے جہاد کرتے کرتے صوبہ سرحد کی سرزمین بالاکوٹ میں جام شہادت نوش فرما لیا تھا۔ جمعیۃ کے راہنما حضرت درخواستی حضرت مفتی صاحب اور حضرت مولانا ہزاروی اس دور میں انہی بزرگوں کے جانشین اور ان کے مشن کے وارث ہیں۔ اور جمعیۃ کے کارکن انہی محبوب راہنماؤں کی قیادت میں انہی مقاصد کی تکمیل کے لئے جدوجہد کر رہے ہیں۔

(باقی آئندہ)

انگریز کی آنکھوں میں آنکھیں ڈال کر بات کرنے والے اور انگریز کو

جھک جھک کر سلامیاں پیش کرنے والے ہرگز برابر نہیں ہو سکتے

ارشاد احمد علوی (ایم، اے) یم رحیم یار خاں

برصغیر پاک و ہند پر محمد عربی صلی اللہ علیہ وسلم کے غلاموں نے تقریباً ایک ہزار سال تک حکمرانی کی ہے۔ شہنشاہِ اعظم حضرت اورنگ زیب عالمگیر رحمۃ اللہ علیہ کی وفات کے بعد حکمرانوں کی نااہلی اور اپنوں کی غداری کے سبب غیر ملکی غاصب و مکار طاقت انگریز نے بھرپور فائدہ اٹھایا۔ ایک ایک کر کے اس عظیم ملک کے تمام علاقے انگریز نے ہتھیا لئے۔ علماء حق کی دور بین نگاہیں اس افسوسناک تبدیلی کو بڑے اضطراب کے ساتھ دیکھ رہی تھیں۔ شاہ ولی اللہ علیہ الرحمۃ اور ان کے عالم بیٹوں، مجاہد مریدوں اور شاگردوں نے عوامی سطح پر اور سراج الدولہ اور سلطان ٹیپو جیسے جیالے فرزندوں نے فوجی سطح پر اس شرمناک تبدیلی کو روکنے کی مقدور بھر کوشش کی۔ مگر غداروں کی غداریاں بیٹے میں چھرا گھونپ کر ناکامی کا داغ لگا گئیں غدار کبھی بھی باعزت مقام حاصل نہیں کر سکتا۔ اس کی حیثیت کتے سے زیادہ نہیں ہوتی۔ غیر کا ٹکڑا کھا کر دم ہلانا، اس کے پاؤں چاٹنا اور اپنوں پر بھونکنا اور جھپٹنا اس کا کام ہوتا ہے۔ ہر شخص اپنے بہادر دشمن کا احترام کرتا ہے۔ مگر غدار کا نہیں۔ اس سے تو وقتی طور پر کام نکالا جاتا ہے۔ اور اس کے بعد ٹھوکریں مار کر ذلیل و خوار کر دیا جاتا ہے۔

غدار جعفر و صادق کی روحانی اولاد بھی اپنا کام کرتی رہی اور علماء حق و سراج الدولہ و ٹیپو کے روحانی فرزند بھی اپنا فرض مسلسل ادا کرتے رہے۔ سید احمدؒ اور شاہ اسماعیلؒ کی تحریک مجاہدین نے سکھوں اور انگریزوں کے چھکے چھڑا دیئے مگر بہبودیوں، مخبروں اور غداروں نے پوری طرح کامیاب نہیں ہونے دیا۔ ۱۸۵۷ء کی جنگ آزادی میں مولانا رشید احمد گنگوہیؒ، حاجی امداد اللہؒ اور مولانا قاسم نانوتوی جیسے علماء حق کی قیادت میں ایک بار پھر انگریزوں اور اس کے پالتو کتوں سے پنجہ آزمائی کر کے برصغیر پاک و ہند پر مسلم حکمرانی بحال کرنے کی زبردست کوشش کی گئی۔ مگر پیٹھ میں چھرا گھونپنے والے بھر کامیاب رہے۔ اور غیر ملکی غاصب و مکار طاقت انگریز نے وطن عزیز پر باقاعدہ اور پوری طرح تسلط جما لیا۔ غداروں نے انعام میں جاگیریں، وظائف، خطابات اور عہدے پائے اور حریت پسندوں، انقلابیوں اور ملک و ملت کے وفاداروں کو گولیاں اور پھانسی کے پھندے نصیب ہوئے۔ تختۂ دار پر چڑھنے والوں کی اکثریت علماء حق پر مشتمل تھی۔

اس قیامت صغریٰ کے بعد کی ایک صدی کے دوران بھی ہمیں دونوں طاقتیں نمایاں طور پر نظر آتی ہیں۔ میر جعفر و صادق جیسے غداروں کے لشکر بھی اور علماء حق و سراج الدولہ و ٹیپو جیسے مجاہدوں کے دستے بھی۔ ایک طرف وہ لوگ تھے جو گھر پر قبضہ جمانے والے غاصبوں اور لٹیروں کے ساتھ مل کر خود بھی ہاتھ رنگ رہے تھے اور دوسری طرف وہ لوگ تھے۔ جو اس لوٹ مار اور گھر کی تباہی و بربادی کو دیکھ کر تڑپ رہے تھے۔ علماء حق کے نام لیواؤں نے عزم کیا کہ اپنے وطن عزیز کو اور اس پر اپنی حکمرانی کے حق کو انگریز غاصبوں سے ہر قیمت پر حاصل کر کے رہیں گے۔ یہ بہادر لوگ ایک سیکنڈ کے لئے بھی انگریز سے مرعوب نہیں ہوئے، نہ دبے، نہ جھکے۔ انگریز کی نوکریوں، تنخواہوں، وظیفوں، جاگیروں اور خطابوں پر ان خود دار اور باغیرت لوگوں نے حقارت کے ساتھ تھوک دیا۔ غریب و قلاش ہو گئے۔ موٹا جھوٹا کھا پہن کر وقت گذار لیا۔ درویشی اختیار کر لی۔ مگر اپنے دین مقدس اور اپنے ملی وقار پر آنچ نہیں آنے دی۔ غیر ملکی غاصبوں ہر میدان میں للکارا۔ ان کی آنکھوں میں آنکھیں ڈال کر بات کی۔ ان کے فیشن اور ان کی شیطانی تہذیب کی دھجیاں فضائے آسمانی میں بکھیر کر رکھ دیں۔ یہ انہی درویش صفت قلندروں کی ضرب کلیمی تھی کہ جاہ و جلال اور وسیع و عریض سلطنت کے مالک انگریز کو پسینہ آ گیا۔ اس کے ایوانوں میں تہلکہ مچ گیا۔ اس کی سلطنت کی چولیں ڈھیلی ہو گئیں۔ میر جعفر و صادق کے روحانی مریدوں نے "غداری" کا فریضہ پوری طرح نبھایا ذاتی مفاد، فانی دنیا کی عارضی لذتوں اور اپنی نسلی بیماری کی تسکین کے لئے اس گروہ کے لوگوں نے پوری وفاداری کے ساتھ انگریز کی نقالی کی۔ اس کو راضی کرنے کے لئے "بندر" بن گئے۔ اسی کا لباس، اسی کی وضع قطع، اسی کی تہذیب و ثقافت، اسی کا مکمل رنگ ڈھنگ اختیار کیا دین کی ہدایات اور قومی وقار ہر چیز کو داؤ پر لگا دیا اس بے دینی اور بے غیرتی کے عوض انگریز بہادر سے خطابات، وظائف، جاگیریں اور نوبتیں حاصل کیں جب تک انگریز کا اقتدار نصف النہار پر رہا۔ یہ غدار لوگ پوری بے شرمی کے ساتھ انگریزوں کے بوٹ چاٹتے اور اس کو سلامیاں پیش کرتے رہے اور جب دیکھا کہ اس کا سورج غروب ہونے والا ہے تو یہ ٹوڈیانِ کرام مسلم عوام کی صف سے بڑی جماعت مسلم لیگ میں گھس گئے۔ اور ہنگامی حالات، افراتفری اور مسلم ملت کی پریشان خیالی سے فائدہ اٹھا کر آگ و خون کے سمندر کو پار کر کے حاصل کی ہوئی سلطنت پاکستان پر قابض ہو گئے۔ پچیس سالہ دستاویزی ریکارڈ موجود ہے کہ انگریز کے ٹوڈیوں اور نوکروں نے ملت اسلامیہ اور خود مسلم لیگ کے ہر مخلص فرد کو یا تو دیوانہ ہی سے رخصت کر دیا، یا کم از کم پچھلی صفوں میں دھکیل دیا۔ اور پھر وہی اپنا پرانا کھیل کھیلتے رہے۔ جو ان کو اپنے باپ دادا میر جعفر و صادق سے ورثہ میں ملا تھا۔

ان ظالموں نے ہر اس شخص کو پابند سلاسل کیا گالیوں سے نوازا، جھوٹ فریب کی یہودی ٹیکنیک سے بدنام کیا۔ جس نے ان کے آقا انگریز سے ٹکر لی تھی۔ اس سے مرعوب نہیں ہوا تھا۔ اس کے فیشن کو اپنے پاؤں تلے روند ڈالا تھا۔ ان لوگوں کو جس طرح پہلے دین اسلام وطن عزیز اور ملت اسلامیہ کی پرواہ نہیں تھی، بالکل اسی طرح ان کو ان پچیس سالہ دور میں بھی نہیں رہی۔ ملک تباہ ہوتا رہا۔ دین مٹتا رہا۔ ملت اخلاق و وقار سے دور ہوتی گئی اور عام بندگانِ خدا غربت و افلاس کی چکی میں پستے رہے مگر یہ غدار دین غدار ٹولہ انگریزی مذہب و تہذیب کو اس پاک سرزمین میں نافذ کرتا۔ خود لوٹ مار، گلچھروں اور عیاشیوں میں مصروف رہا۔ برصغیر کی طویل تاریخ پکار پکار کر کہہ رہی ہے کہ:

ملت اسلامیہ کے فرزندو! یاد رکھو! انگریز کی آنکھوں میں آنکھیں ڈال کر بات کرنے والے اور انگریز کو جھک جھک کر سلامیاں پیش کرنے والے ہرگز برابر نہیں ہو سکتے جن درویش مجاہدوں نے انگریز کو اس وقت للکارا جب اس کے اقتدار کا سورج نصف النہار پر تھا۔ وہی اس ملک اور اپنے دین کے وفادار رہ سکتے ہیں اور جنہوں نے دینی و ملی مفاد کو قربان کر کے صرف اور صرف ذاتی مفاد کی خاطر انگریز کی دربارداری کی وہ کبھی بھی ملک و ملت کے خیر خواہ نہیں ہو سکتے۔ شیخ الہند مولانا محمود الحسن، مولانا محمد علی جوہر، مولانا شوکت علی، مولانا حسین احمد مدنی، مولانا عطاء اللہ شاہ بخاری، مولانا حبیب الرحمٰن اور مولانا ہزاروی جیسے درویش مجاہدوں کے طفیل آزادی نصیب ہوئی۔ جیلوں میں ان کی عمریں گذر گئیں۔ غاصبوں سے اپنے گھر کو واگذار کرانے ہی میں ان کی ہڈیاں پگھل گئیں۔ ان کے نام تاریخ حریت میں سنہرے حروف سے لکھے جائیں گے۔ رہے ٹوڈانے

(باقی اگلے صفحہ پر)

مرزائی، وڈیرے، تو یہ لوگ پہلے بھی تحریک آزادی سے الگ تھلگ بیٹھے انگریز کو سہارا دیتے رہے اور اپنے دین وملت سے غداری کرتے رہے۔ پچیس سالہ ان کا ریکارڈ بھی یہی ہے اور آئندہ بھی یہ لوگ اپنی پیدائشی بیماری سے نجات حاصل نہیں کر سکتے۔

محمد عربی صلی اللہ علیہ وسلم کے غلامو! آنکھیں کھولو، کھرے کھوٹے کی تمیز کرو۔ خیر خواہ اور بدخواہ کو پہچانو۔ نعرہ بازی کا عمل بھی دیکھ لیا کرو۔ ایک اصول مستقل طور پر بنالو، انگریز کا ٹوڈی اور نوکر نا قابل اعتماد۔ انگریز سے ٹکر لینے والا اور اس کے فیشن پر لعنت بھیجنے والا قابل اعتماد۔ یہی اصول وطن عزیز کی فلاح وترقی کا ضامن ہے۔ اس کے نتیجہ میں انشاء اللہ دین حق بھی نافذ ہوگا اور خوشحالی بھی نصیب ہوگی۔

ضروری اعلان

جمعیۃ علماء اسلام صوبہ سندھ کے امیر مولانا سید محمد شاہ امروٹی نے اعلان کیا ہے کہ آئندہ ان کی تاریخوں کے لئے بلسلہ وغیرہ یا دعوت خصوصی کے لئے دفتر جمعیۃ علماء اسلام صوبہ سندھ سکھر سے رابطہ پیدا کریں اور ان ہی سے تاریخ لیں۔ یہ ضابطہ یکم جولائی سے نافذ ہوگا۔ بصورت دیگر امروٹ شریف سے یا مجھ سے کوئی تاریخ نہیں ملے گی

سکھر میں عظیم الشان کانفرنس

بتاریخ ۲۸، ۲۹، ۳۰ جون ۱۹۷۲ء بروز بدھ جمعرات، جمعہ منعقد ہو رہی ہے۔ صوبہ سندھ جمعیۃ علماء اسلام کی مجلس شوریٰ کا اجلاس بھی ۳۰ جون کو سکھر میں ہوگا۔

ابوالمنیر سید محمد شاہ امروٹی
امیر جمعیۃ علماء اسلام صوبہ سندھ

خوشخبری

مجاہد ملت حضرت مولانا غلام غوث صاحب ہزاروی ایم این اے ناظم عمومی جمعیۃ علماء اسلام پاکستان کی وہ تقریر جو سال حال قومی اسمبلی میں کی گئی جس میں مسلمان کی تعریف، عائلی قوانین، اسلامی احکام و نواہی وغیرہ کا ذکر کرتے ہوئے مرزائیوں اور کمیونسٹوں کے چور دروازے سے برسر اقتدار آنے کی مخالفت کی گئی اور جس کو اخبارات کی صحافتی بددیانتی نے نظر انداز کیا ہے۔ نیز مولانا کی وہ تقریر جو گزشتہ دنوں یونٹ گورنمنٹ کے مغربی پاکستان اسمبلی میں کی گئی تھی۔ جس کے بعد تمام ایوان نے مولانا کی حمایت کر کے عائلی قوانین کے خلاف تجویز پاس کی وہ بھی اس تقریر کے ساتھ چھاپ دی گئی ہے

تمام جماعتیں اس رسالے کو منگا کر مفت تقسیم کریں یا بیچیں۔ ایک رسالہ منگانے والے کو ۴۰ پیسے کے ٹکٹ بذریعہ ڈاک بھیجنے ہوں گے۔ اور سو رسالے منگانے والے کو تیس روپے سینکڑہ دیئے جائینگے۔ (ادارہ)

ملنے کا پتہ:

مولوی عزیز الرحمٰن ہزاروی معرفت صوفی مطیع الرحمٰن کریانہ مرچنٹ چوک کالا خاں عید گاہ روڈ محمد امام پاڑہ راولپنڈی

کالی کھانسی

یہ ایک وبائی مرض ہے جو عام طور پر بچوں کو ہوا کرتا ہے۔ اس مرض کی خاص علامات یہ ہیں کہ پانچ دس روز تک نزلہ کی علامتیں ظاہر ہونے کے بعد نوبت کے ساتھ کھانسی اٹھتی ہے۔ کھانسی اس قدر شدید ہوتی ہے کہ مریض ضعف سے نڈھال ہو جاتا ہے، چہرہ اور آنکھیں سرخ ہو جاتی ہیں۔ کھانسی میں تھوڑا سا بلغم نکلتا ہے۔ عام طور پر کھانستے کھانستے قے ہو جاتی ہے اور اگر معدہ بھرا ہوا ہو، تو تمام غذا خارج ہو جاتی ہے۔ اس کے دو تین رات کو یا صبح کو یا پھر کھانا وغیرہ کھانے کے بعد ہوتے ہیں۔ دورہ کے بعد مریض بالکل ٹھیک ہوتا ہے۔ کبھی کبھی پیشاب یا خانہ خارج ہو جایا کرتا ہے۔ ایسا عام طور پر کمزور بچوں کو ہوا کرتا ہے۔ دورہ کی تحریک بعض مرتبہ ہنسنے سے ہو جایا کرتی ہے لیکن عموماً گرد و غبار میں سانس لینے کوئی ٹھنڈی یا تمش چیز نگلنے سے دورہ پڑ جایا کرتا ہے۔

عام طور پر ایسی دواؤں سے فائدہ پہنچتا ہے جو کہ مخرج بلغم ہوں۔ بعض مرتبہ قے لانے والی ادویات سے فائدہ پہنچتا ہے

اس مرض میں ایک وقت یا صبح نہار منہ یا رات کو سوتے وقت نیم گرم خلی سکم کا نسخہ استعمال کرنا چاہیئے۔ جو یہ ہے:۔

بادیان ۷ ماشہ، ریخ کاسنی ۷ ماشہ، گل بنفشہ ۷ ماشہ، گل گاؤزبان ۵ ماشہ، مویز منقیٰ ۹ عدد۔

سب دواؤں کو جوش کر لیں۔ چھان کر نیم گرم بلا میں حسب ضرورت چینی شامل کر لیں۔ مقدار خوراک بڑے بچہ کے واسطے نصف پیالی ہے۔ اسی طرح چھوٹے بچے کے واسطے دو چمچہ بکر پانچ چمچہ تک۔ یہ گولیاں بنائیں۔ کاکڑا شنگھی نیم بریاں، زنجبیل نیم بریاں۔ دار فلفل ہم وزن۔ سب کو کوٹ کر چھان کر شہد کی مدد سے گولیاں بنائیں۔ ایک ایک گولی صبح شام ماں کے دودھ میں گھس کر استعمال کروائیں۔ اگر ماں بیمار ہو تو شہد میں گھس کر چٹائیں۔

اسی طرح یہ دوا بھی بہت فائدہ کرتی ہے۔ کیلے کی پھلی کا م

(باقی کالم ۲ میں)

سرحد کے درویش وزیر اعلیٰ سے
ایک ملاقات
عنوانات ایک نظر میں

★ مولانا مفتی محمود نے چار ہزار روپے کرایہ کی کوٹھی میں رہنے سے انکار کر دیا
★ وہ سرحد کو ایک مثالی صوبہ بنانے کا ارادہ رکھتے ہیں۔
★ مفتی صاحب نے فرمایا:
انتخابات میں ان کی جماعت نے ایک روپے سے ایک لاکھ تک کا مقابلہ کیا
اور یہ کہ
کہ ہم نے پاکستان کی مخالفت کیوں کی تھی؟

حضرت مفتی صاحب نے اس طرح کے بہت سے مسائل سے پردہ اٹھایا ہے۔

یہ انٹرویو روزنامہ حریت کراچی میں شائع ہوا۔ اشرف ہاشمی نے لکھا اور اب اس کو خوبصورت پمفلٹ کی صورت میں عمدہ سفید کاغذ پر شائع کیا جا رہا ہے۔ قیمت ۳۰ پیسے۔ فی سینکڑہ بیس روپے۔ علاوہ ڈاک خرچ پچیس سے کم نہیں بھیجا جائے گا۔

ملنے کا پتہ:۔ محمد حنیف سہارنپوری دفتر ترجمان اسلام چوک رنگ محل ـــــ لاہور

ادارۂ پیام حج گوجرانوالہ

قائد کل پاکستان جمعیۃ علماء اسلام مفکر اسلام حضرت

مولانا مفتی محمود صاحب

کو صوبہ سرحد کا وزیر اعلیٰ

اور

مولانا سید شمس الدین

کو

بلوچستان اسمبلی کا ڈپٹی سپیکر منتخب ہونے پر پر خلوص ہدیۂ تبریک پیش کرتا ہے

★

الحاج بشیر احمد بوہڑ
منجانب:۔ ناظم ادارہ پیام حج بازار چوڑی گراں
چوک بیری والا۔ گوجرانوالہ

---

۴ اگر پھول جو کہ رنگت میں سرخ اور شکل میں صندلی ہوتا ہے اور جس کو عام زبان میں گبھو تر کہتے ہیں کو لیکر جلا لیں یا پھر کسی کوزہ میں رکھ کر حسب دستور پھونک لیں۔ سرد ہونے پر نکال کر پیس کر رکھ لیں۔ ۲ چاول سے لے کر ایک ماشہ تک شہد مکھن یا پھر بالائی کے ساتھ صبح شام کھلائیں۔

کمرکس الائچی کا کشتہ بھی اس کے واسطے بہت مفید ہے۔ یہ کشتہ دو چاول صبح شام مکھن شہد یا بالائی کے ساتھ چٹائیں۔ (حکیم سید ہاشم عباسی بی۔ اے)

عباسی دواخانہ ۹۔ ای شاہ عالم مارکیٹ لاہور

(نوٹ) مخصوص امراض سے متعلق سوالات براہ راست بھیجیں۔

اخبار الجمعیۃ

جمعیۃ علماء اسلام کی سرگرمیاں

بیانات ● مطالبات ● تشکیلات

چشمہ بیراج کھولا جائے

ڈیرہ اسماعیل خان۔ جمعیۃ علماء اسلام شہر ڈیرہ کے امیر جناب شیخ عزیز الرحمٰن نے ایک بیان میں صوبہ کے اعلیٰ حکام سے مطالبہ کیا ہے کہ ڈیرہ کے عوام کی سہولیت کے لئے چشمہ بیراج کھولا جائے۔ انہوں نے کہا۔ ڈیرہ دریا خاں پل ٹوٹ جانے سے ڈیرہ کے عوام کو سخت مشکلات کا سامنا ہے لوگ چودہ میل کا سفر چودہ گھنٹے میں طے کرتے ہیں۔ جس سے کاروباری زندگی معطل ہو کر رہ گئی ہے۔ اس لئے چشمہ بیراج کھول کر عوام ڈیرہ کو چشمہ کے راستے تجارت کی سہولتیں بہم پہنچائی جائیں۔

سماجی کارکن کی جمعیۃ میں شمولیت

ڈیرہ اسمٰعیل خان کے ایک معزز اور مشہور سماجی کارکن جناب ملک محمد افضل امیر نے جمعیۃ میں شمولیت اختیار کر لی ہے اور جمعیۃ کے قائد حضرت مولانا مفتی محمود صاحب پر مکمل اعتماد کا اظہار کیا ہے۔ انہوں نے شمولیت کا اعلان جمعیۃ کے ایک وفد کے سامنے کیا جس میں مولانا علاؤ الدین، مولانا عبدالسلام اور شیخ عزیز الرحمٰن شامل تھے۔ ملک صاحب نے کہا کہ جمعیۃ ہی ملک میں واحد جماعت ہے۔ جس نے اسلام کی سربلندی اور جمہوریت کی بحالی کے لئے جد وجہد کی ہے انہوں نے عوام سے جمعیۃ میں شمولیت کی دعوت دی۔

ملک میں بڑھتی ہوئی فحاشی کو روکا جائے

جمعیۃ علماء اسلام کراچی کے ناظم اور صوبہ سندھ مجلس شوریٰ کے رکن مولانا محمد عثمان انوری نے کہا ہے کہ ملک میں بڑھتی ہوئی فحاشی، عیاشی اور بے غیرتی، بدتہذیبی، بداخلاقی کے انسداد کے لئے فوری پابندی کی جائے۔ خصوصاً نوجوان طلباء وطالبات میں مخلوط تعلیم کی وجہ سے بدکرداری پیدا ہوتی جا رہی ہے اور معاشرے میں بے راہ روی عام ہو چکی ہے اور جرائم بڑی تیزی سے رواج پا رہے ہیں۔ چنانچہ اس وقت ملک کی موجودہ صورت حال کے پیش نظر سود خوری شراب نوشی، رقص وسرود سینما اور نائٹ کلبوں کو فوراً بند کر دیا جائے۔

ملک کا مستقل آئین قرآن وسنت کی بنیاد پر ہونا چاہیئے

ٹنڈو آدم۔ مقامی جمعیۃ علماء اسلام کے امیر مولانا محمد عرفان قادری اور ناظم اعلیٰ حافظ عبدالغفور جعفری نے ایک مشترکہ بیان میں صدر مملکت جناب ذوالفقار علی بھٹو کو

حضرت ناظم عمومی جمعیۃ علماء اسلام کا اعلان

تاریخ ممبر سازی میں توسیع

پنجاب کی مجلس شوریٰ نے ۶ر اپریل کو لاہور کے جلسہ میں ۱۵ر مئی تک ممبر سازی کا فیصلہ کیا تھا بعض اضلاع سے اطلاعات آئیں کہ یہ فیصل سنبھالنے کا وقت ہے، کام میں دقت ہوگی۔ اس لئے میں اعلان کرتا ہوں کہ ممبر سازی اور انتخابات کی آخری تاریخ ۳۰ر جون ہوگی۔ تمام ارکان جمعیۃ پورے زور سے تعمیری کام میں مصروف ہو جائیں۔ فقط

(حضرت مولانا) غلام غوث ہزاروی ناظم عمومی

کل پاکستان جمعیۃ علماء اسلام

خراج تحسین پیش کرتے ہوئے کہا کہ انہوں نے غیر متوقع طور پر مارشل لاء جیسی لعنت کو ختم کرنے کا اعلان کر کے نہ صرف داد وتحسین حاصل کیا۔ بلکہ حزب اختلاف کو اپنے حق میں اخلاقاً اعتماد پر مجبور کر دیا۔ انہوں نے کہا کہ پاکستان کی پچیس سالہ بھیانک تاریخ کی تبدیلی کے باب کا عنوان بھٹو صاحب کے انہیں پیارے الفاظ (عوام دشمن دور ہمیشہ کے لئے ختم ہوگیا) سے ہونا چاہیئے۔ جمعیۃ کے رہنماؤں نے کہا "اب ملک میں جمہوریت بحال ہوگئی ہے۔ ہر شخص اپنی ذمہ داری کا احساس کرے اور علماء کی ذمہ داریاں بڑھ گئی ہیں"۔

انہوں نے کہا کہ ملک کا مستقل آئین قرآن وسنت کی بنیاد پر ہونا چاہیئے۔ اور آئینی دفعات میں اسلام اور مسلمان کی تعریف لازمی ہونی چاہیئے۔ تاکہ ان الفاظ سے کسی کو دھوکہ دے کر ناجائز فائدہ نہ اٹھایا جا سکے۔ جمعیۃ کے رہنماؤں نے مقامی انتظامیہ اور ضلعی حکام سے اپیل کی کہ وہ ٹنڈو آدم میں چوریوں اور دیگر مخرب اخلاق جرائم کا فوری انسداد کریں

صوبہ سندھ کے آفس سیکرٹری کی تقریر

جمعیۃ علماء اسلام صوبہ سندھ کے کارکنوں کا ایک اجتماع دفتر جمعیۃ علماء اسلام میں منعقد ہوا۔ جس میں مولانا مفتی محمود صاحب کے سرحدی وزیر اعلیٰ ہونے پر ان کو مبارکباد دی گئی، نیز شکر کے طور پر دوگانہ نفل ادا کئے گئے اور مفتی محمود صاحب کے شراب بندی کے اعلان کو اسلامی نظام کی طرف پہلا قدم قرار دیا گیا۔ اجتماع سے خطاب کرتے ہوئے جمعیۃ صوبہ سندھ کے آفس سیکرٹری جناب شیخ محمد ادریس نے کہا۔ خدا کا شکر ہے کہ ملک ایک بڑے بحران سے نکل گیا۔ اگر سرحد، بلوچستان میں اکثریتی جماعتوں کی حکومت قائم نہ ہوتی تو خدا جانے پھر کیا ہوتا۔ انہوں نے اس سلسلے میں صدر بھٹو کا بھی شکریہ ادا کیا کہ انہوں نے بروقت اکثریتی جماعتوں کو ان کا جائز حق دے کر ملک کو مزید انتشار سے محفوظ رکھا۔ انہوں نے کہا۔ اب ہمارے لئے موقع ہے کہ ہم مل جل کر زیادہ سے زیادہ جد وجہد کریں اور آئندہ آنے والے انتخابات کے لئے اپنے صوبوں میں تندہی سے کام کریں تاکہ پاکستان ایک مثالی اسلامی سلطنت بن سکے۔ جس طرح سرحد کے عوام اور کارکنوں کی جد وجہد نے ان کو کامیابی کا پھل عطا کیا ہے۔ اسی طرح بلوچستان کے عوام کی جد وجہد اور کارکنوں کی محنت بھی اپنا ثمرہ حاصل کر سکی ہے۔ ابھی یہ سندھ، پنجاب کے جماعتی کارکنوں کی ذمہ داری ہے کہ آئندہ کے لئے وہ کس طرح جد وجہد کا رنگ اختیار کرتے ہیں۔

انہوں نے کہا کہ ہم نے اسلام کے لئے سخت محنت کی اور اپنے مفادات کو جماعتی مفادات پر قربان کر دیا، قوی امید ہے کہ اللہ تعالیٰ ہمیں ہماری اس محنت کا اجر عطا کریں گے۔ انشاء اللہ

فورٹ عباس میں سنیما کی منظوری نہ دی جائے

جمعیۃ علماء اسلام فورٹ عباس کی مجلس شوریٰ کا اجلاس زیر صدارت امیر جماعت حافظ محمد انور صاحب منعقد ہوا جس میں یہ قرارداد متفقہ طور پر منظور کی گئی۔

جمعیۃ علماء اسلام کا یہ عظیم اجلاس حکومت سے پرزور اپیل کرتا ہے کہ فورٹ عباس میں سنیما کی منظوری بالکل نہ دی جائے۔ کیونکہ تاہنوز شہر بے حیائی وفحاشی کے اڈہ سے پاک ہے۔ ہم نہیں چاہتے کہ شہر میں بے حیائی وفحاشی کا اڈہ کھلے۔ قبل ازیں اے۔ سی صاحب ہارون آباد کو بھالات سے بھی آگاہ کر دیا گیا ہے۔ سینما کے خلاف عوام میں شدید نفرت وحقارت کے جذبات پائے جاتے ہیں۔ اگر عوام کی خواہشات کے علی الرغم خدانخواستہ سینما کی منظوری دے دی گئی تو حالات کے خراب ہونے کا شدید اندیشہ ہے اور اس کی ساری ذمہ داری حکومت پر عائد ہوگی۔

شاہ صاحب نے دورہ مکمل کر لیا

لکی مروت۔ جمعیۃ علماء اسلام ضلع بنوں کے قائد حضرت مولانا جان محمد شاہ صاحب ابا خیل نے بمعیت مولانا گل جان

نائب امیر تحصیل لکی و مولانا لطف اللہ ناظم تحصیل لکی نے حسب پروگرام کبیکہ خیل، مندرہ خیل۔ زنگی خیل کا سہ روزہ دورہ مکمل کرکے مختلف مقامات میں جلسۂ عام سے خطاب فرما کر موجودہ سیاسی صورت حال پر روشنی ڈالی۔ نیز جماعتی احباب کے خصوصی اجلاس منعقد کرکے مستقبل کے لئے طریقہ کار کی ہدایات جاری کیں۔

جمعیۃ علماء اسلام کی مجلس شوریٰ کے اجلاس کی مکمل کارروائی

جمعیۃ کمالیہ کی مجلس شوریٰ کا یہ اجلاس زیر صدارت مولانا محمد اقبال امیر جمعیۃ علماء اسلام کمالیہ بمقام مدرسہ تعلیم القرآن کمالیہ منعقد ہوا۔ جس میں مندرجہ ذیل فیصلے کئے گئے۔

(۱) جمعیۃ صوبہ پنجاب کی مجلس شوریٰ کے فیصلوں کی توثیق کی گئی۔

(۲) ممبر سازی کی تحریک کو ۱۵ جون تک تمام ممبران شوریٰ پورا کرینگے۔

(۳) جمعیۃ کمالیہ کے رضا کار تنظیم کو منظم کیا جائے گا

(۴) جمعیۃ ضلع لائلپور کا تبلیغی کارروانے کے لئے ایک مبلغ کی ضرورت ہے تحریک صوبہ پنجاب کو آگاہ کیا جائے گا

(۵) تمام ممبران شوریٰ نے جمعیۃ کے ممبر کرکے ترجمان اسلام کی کمالیہ میں توسیع کا وعدہ کیا۔

(۶) سابقہ حساب کتاب کی اتفاق رائے سے توثیق کر دی گئی۔

قرار دادیں

(۱) مجلس شوریٰ جمعیۃ کمالیہ کا یہ اجلاس حکومت پاکستان سے مطالبہ کرتا ہے کہ سابق صدر یحییٰ خاں کو تمام غداری کے باداش میں سرعام پھانسی دی جائے۔

(۲) یہ اجلاس مطالبہ کرتا ہے کہ ملک کا مستقل آئین قرآن و سنت کے مطابق بنایا جائے۔ اور یہ واضح کر دینا بھی ضروری سمجھتا ہے کہ اگر برسر اقتدار پارٹی نے اس حقیقت کے برعکس اس ملک کے مسلم عوام پر غیر اسلامی آئین مسلط کرنے کی کوشش کی تو جمعیۃ علماء اسلام اس کے خلاف زبردست تحریک چلائے گی جس کے نتائج کی ذمہ دار حکومت ہوگی۔

(۳) عبوری آئین میں مسلمان کی واضح تعریف نہ کی جائے

(۴) ملک کا سرکاری مذہب اسلام قرار دیا جائے۔

(۵) یہ اجلاس مطالبہ کرتا ہے کہ کمالیہ میں ریلوے انجن شیڈ قائم کیا جائے اور ریلوے گرل لگائی جائیں تاکہ کمالیہ کی بڑھتی ہوئی آبادی کے پریشان افراد کو روزگار مہیا ہو سکے۔

(۶) یہ اجلاس میونسپل کمیٹی کمالیہ سے مطالبہ کرتا ہے کہ اڈہ لاریاں سے جو سڑک اسٹیشن تک جاتی ہے وہ سڑک آمدورفت کے بالکل قابل نہیں ہے۔ اس سڑک کو فوری طور پر مرمت کرکے آمدورفت کے قابل بنایا جائے۔

جمعیۃ علماء اسلام تحصیل سکھر کی میٹنگ

شہر سکھر میں جمعیۃ علماء اسلام کی میٹنگ زیر صدارت مولانا محمد یعقوب صاحب بتاریخ ۲۷ اپریل منعقد ہوئی۔ جس میں تعلقہ سکھر میں جمعیۃ کی کارکردگی پر غور کیا گیا تقریباً تعلقہ کے ہر گوٹھ سے ایک ایک رکن نے شرکت کی جس میں اکثر علماء کرام تھے۔ میٹنگ میں چند قرار دادیں پاس کی گئیں

(۱) یہ اجلاس صوبہ سندھ میں تعصب و منافرت پھیلانے والوں کی مذمت کرتا ہے اور حکومت سے مطالبہ کرتا ہے کہ ایسے افراد پر کڑی نگرانی کرے۔ تاکہ صوبہ میں امن و امان برقرار رہے۔

(۲) یہ اجلاس حکومت سندھ سے پرزور مطالبہ کرتا ہے کہ صوبہ سندھ میں جرائم بڑھنے سے عوام کی پریشانی بڑھتی جا رہی ہے۔ خاص کر کے نئی حکومت بننے سے موٹریٹوں کی چوریاں، نقب زنی اور شاہراہوں پر ڈکیتیاں خصوصاً سکھر شکارپور روڈ پر رکاوٹیں کھڑی کرکے سائیکل موٹر وغیرہ کو لوٹنے کا سلسلہ جاری ہے۔ اس لئے حکومت مؤثر اقدام کرکے جرائم کا سدباب کرے۔

(۳) یہ اجلاس حکومت سندھ سے پرزور مطالبہ کرتا ہے کہ تحصیل سکھر کے پسماندہ علاقہ شہر رستم کو بجلی اور بڑے بڑے شہروں تک کچے راستوں کو پکا بنایا جائے۔ تاکہ کم از کم ۳۰-۳۵ ہزار پبلک کو آمدورفت کی سہولت ہو سکے۔

ضروری اعلان

جمعیۃ علماء اسلام ضلع بنوں کے ناظم عمومی مولانا حمید اللہ جان نیازی نے تمام ماتحت شاخوں کو ایک ضروری اعلان جاری کیا ہے کہ ضلع بھر کی ستر کمیٹیوں کے جدید انتخابات کرکے عہدہ داروں کے اسماء ضلعی دفتر کو جلد از جلد ارسال کریں۔ بلکہ باضابطہ کارگذاری ماہانہ ضلعی دفتر کو بھیجا کریں بتمام امراء اور نظماء تیزی اور سرگرمی سے کام کو جاری رکھیں۔ آئندہ تشکیلی کمیٹیاں ایک سو پچاس تک پہنچانا ہے۔ نیز ترجمان اسلام کی اشاعت کو زیادہ سے زیادہ تعداد میں بڑھانا ہے۔ تاکہ بنوں اور لکی کے علاوہ ضلع بھر کے دیہات اور قصبہ جات میں کوئی بھی ایسا مقام نہ ہو، جہاں ترجمان اسلام نہ پہنچتا ہو۔

خط و کتابت

کرتے وقت اپنا خریداری نمبر ضرور لکھا کریں

طالب علم راہنما قبلہ ایاز پر قاتلانہ حملہ کے ملزموں کو قرار واقعی سزا دی جائے

چیف آرگنائزر جمعیۃ طلباء اسلام اسلوب قریشی کا بیان

لاہور۔ جمعیۃ طلباء اسلام پاکستان کے چیف آرگنائزر جناب محمد اسلوب قریشی نے سرحد جمعیۃ طلباء اسلام کے ممتاز راہنما جناب قبلہ ایاز بنوں پر شرپسندوں کے حملہ کی شدید مذمت کی ہے اور قاتلانہ حملہ کی تحقیقات کا مطالبہ کیا ہے۔ قریشی صاحب نے وزیر اعلیٰ صوبہ سرحد اور بنوں ڈسٹرکٹ کے ڈپٹی کمشنر سے مطالبہ کیا ہے کہ وہ اس واقعہ کی فوری تحقیقات کرائیں۔ قریشی صاحب نے مجرموں کو سخت سزائیں دینے کا مطالبہ کیا۔

سکھر میں تقریب مبارکباد

سکھر ۲ مئی۔ بعد نماز عشاء بمقام مدرسہ محمودیہ متصل اللہ والی مسجد بندر روڈ، سکھر کے شہریوں کی طرف سے ایک تقریب بسلسلہ مبارکباد بحضور مفتی اعظم حضرت مولانا مفتی محمود صاحب مدظلہ منعقد ہوئی۔ جس کی صدارت فقیہہ شہر حضرت مولانا عبدالحکیم صاحب نے فرمائی۔ امیر جمعیۃ علماء اسلام سکھر مولانا عبدالمجید صاحب نے برصغیر میں علماء دین کی جدوجہد کی تاریخ بیان فرما کر کہا کہ علماء کی دو صد سالہ محنتوں کا پہلا ثمر ہمیں یہ ملا ہے کہ ایک صوبہ میں علماء کو اقتدار حاصل ہوا ہے جس کے ذریعہ امر بالمعروف و نہی عن المنکر کو مؤثر طور پر عمل میں لایا جا سکے گا۔ مفتی صاحب نے وزارت اعلیٰ کا عہدہ سنبھالتے ہی شراب پر مکمل پابندی کے احکامات کو اسلامی آئین کے نفاذ کی طرف انہوں نے پہلا قدم قرار دیا۔

نیشنل عوامی پارٹی کے جناب فتح المعاد صاحب عثمانی نے علماء حقہ کی قربانیوں کا تذکرہ کرتے ہوئے کہا کہ ہمیں اتحاد نے ہمیں عملی دور کے یہ دن دکھائے ہیں اس مبارک اتحاد کو زیادہ مضبوطی کے ساتھ باقی رکھ کر عملی جدوجہد کو جاری رکھا جائے تاکہ پورے ملک میں صحیح اسلامی نظام کے تحت انصاف کا قانون جاری ہو سکے۔

مفتی صاحب کو خراج عقیدت پیش کرتے ہوئے انہوں نے کہا کہ آپ اس قافلہ کے ایک سپاہی ہیں۔ جس نے انگریز دل کی غیر ملکی حکومت کے خاتمہ کے لئے بیش بہا قربانیاں دی ہیں۔ تقریب سے مولانا محمد احمد تھانوی۔ مولانا عبید اللہ جامی، مولانا محمد مراد، صوفی اللہ داد نے بھی خطاب کیا۔ آخر میں جناب محمد عمر صاحب ایڈووکیٹ ناظم عمومی جمعیۃ علماء اسلام سکھر نے ایک قرار داد میں مولانا مفتی محمود صاحب کو مبارکباد پیش کی۔ دعا کے بعد شیرینی تقسیم کی گئی اور یہ مبارک تقریب رات کے ۲ بجے ختم ہوئی۔

مبارکباد

راولپنڈی۔ ۴ مئی۔ جمعیۃ علماء اسلام قائم آباد کے سیکرٹری جنرل مسٹر آصف رضا نے ایک تحریری بیان جاری کیا جس میں انہوں نے جمعیۃ کے راہنما حضرت مولانا مفتی محمود صاحب کے وزیر اعلیٰ بننے پر خوشی کا اظہار کیا۔ اور انہیں مبارکباد دی۔

تحصیل چارسدہ میں جمعیۃ کی سرگرمیاں

انتخاب جمعیۃ اکیان

امیر عبدالقادر خان صاحب۔ نائب امیر مولانا عبدالسلام صاحب۔ ناظم عمومی مرزا علی صاحب۔ ناظم گل رحیم صاحب سالار وزیر محمد صاحب۔ خازن حاجی محمد گل صاحب

انتخاب جمعیۃ چلینہ

امیر بدیع الزمان صاحب۔ نائب امیر شوکت خان صاحب ناظم عمومی محمد لطیف صاحب۔ ناظم محمد اللہ صاحب۔ خازن حاجی ظہیر اللہ صاحب، سرپرست حاجی عبدالحکیم صاحب۔

شاخوں کا دورہ

جمعیۃ علماء اسلام شمالی شونگرہ کے امیر مولانا عبدالصمد صاحب اور ناظم عمومی مولانا محمد شریف نے حلقہ شونگرہ کے مندرجہ ذیل مقامات کا دورہ کیا اور جمعیۃ گارڈ میں رضاکار بھرتی کئے۔

ترناب محلہ ابابکری میں ۲۰۵ رضاکار شامل ہوئے۔ ان کا سالار مولانا محمد سعید صاحب کو مقرر کیا گیا۔

ترناب محلہ ڈنگرائی میں ۱۸۰ رضاکار سالار مشرف شاہ مقرر ہوئے۔ چینہ میں ۱۶۲ رضاکار، سالار خان عبدالحکیم خان صاحب۔ الیان میں ۲۳ رضاکار سالار وزیر محمد صاحب نوری علی میں ۸۰ رضاکار، سالار فتح خان صاحب پیش امام کوٹ میں ۵۰ رضاکار سالار مولوی محمد اسحٰق خان صاحب خزانہ ڈھیری میں ۲۰ رضاکار سالار مولوی عبدالرحمٰن صاحب مقرر ہوئے۔ (محمد شریف ناظم جمعیۃ حلقہ شونگرہ تحصیل چارسدہ)

انتخاب شہر بہادر نگر

سرپرست حافظ رفیع الدین صاحب، امیر صوفی محمد اسمٰعیل بزاز۔ نائب امیر حاجی محمد حنیف جنرل مرچنٹ و حاجی محمد عبداللہ صاحب بزاز۔ جنرل سیکرٹری قاضی محمد شریف۔ ناظم محمد یوسف کلاتھ مرچنٹ۔ پروپیگنڈا سیکرٹری غلام مصطفیٰ کلاتھ مرچنٹ نشر و اشاعت عبدالستار صاحب و عبدالرشید صاحب سالار شیخ عبدالخالق۔ نائب سالار بشیر احمد پروانہ کتاب جمعیۃ بشیر احمد راؤ۔

جمعیۃ تحصیل نوشہرہ کی سرگرمیاں

نوشہرہ۔ جمعیۃ علماء اسلام تحصیل نوشہرہ کا اجلاس مدرسہ تعلیم القرآن جامع مسجد نوشہرہ میں منعقد ہوا۔ اجلاس کی صدارت حضرت مولانا محمد عثمان صاحب امیر جمعیۃ تحصیل نوشہرہ نے کی تلاوت کلام پاک کے بعد افتتاحی تقریر حضرت مولانا عبدالسلام صاحب امیر جمعیۃ نوشہرہ صدر نے کی۔ ناظم جمعیۃ تحصیل نوشہرہ حکیم رفیع الدین صاحب نے اجلاس میں ایجنڈا پیش کیا۔ اس موقعہ پر امیر جمعیۃ ضلع پشاور حضرت مولانا عزیز الرحمٰن اور ناظم اعلیٰ ضلع پشاور ڈاکٹر فدا حسین صاحب نے بصورت [illegible] شرکت کی۔ آخر میں جمعیۃ علماء اسلام تحصیل نوشہرہ کو پانچ حصوں میں تقسیم کیا گیا اور ان پانچوں حصوں کے لئے مندرجہ ذیل حضرات کو کنوینر مقرر کیا گیا۔

مفتی محمد صاحب کنوینر حلقہ اکبر پورہ سے پبی تک کرامت شاہ صاحب کنوینر پبی سے نوشہرہ تک۔ قاضی عبدالسلام صاحب کنوینر حلقہ نوشہرہ سے جہانگیرہ تک۔ عمران گل صاحب کنوینر حلقہ جہانگیرہ سے نظام پور تک۔ جناب عبید خان صاحب نوشہرہ سے رشکئی تک۔

مندرجہ بالا حضرات میں سے ہر ایک کے زیر انتظام پانچ پانچ حلقے ہونگے اور ہر پانچ حلقوں سے پانچ معاون ہوں گے۔ ہر کنوینر یہ ذمہ داری ہے کہ وہ اپنے اپنے حلقوں میں ایک سنٹر قائم کرے گا۔ جس میں سب مشورہ کرکے کام کر سکیں گے۔

زعماء جمعیۃ ضلع بنوں کے تنظیمی دورے

جمعیۃ علماء اسلام ضلع بنوں کے ضلعی اجلاس بمقام سرائے نورنگ میں فیصلہ کیا گیا کہ وفود بنا کر تحصیل لکی کا تنظیمی، اصلاحی دورہ کیا جائے۔ چنانچہ امیر ضلع اور ناظم اعلیٰ ضلع بہ معیت مولانا سکندر خان امیر تحصیل لکی اور خلیفہ محمد کریم محاسب تحصیل لکی نے بیگو خیل، عیسک خیل، وانڈہ رحمانہ، کٹانہ بس۔ لنڈا احمد خیل پر عام جلسے مقرر کرکے امیر اور ناظم ضلع نے موجودہ ملکی سیاست پر روشنی ڈالی۔ مندرجہ ذیل انتخابات عمل میں لائے گئے۔

تشکیل حلقہ جمعیۃ علماء اسلام نگیر خیل

امیر ملک جمعہ خان۔ نائب امیر حبیب اللہ خان۔ ناظم اعلیٰ جمال الدین۔ سالار یوسف خان۔ خازن اکبر خان۔

حلقہ لنڈا احمد خیل تحصیل لکی مروت

امیر مولانا غلام محمد۔ نائب امیر مولوی عیسیٰ خان۔ نائب امیر ۲ مولوی محمد یوسف سیمو وانڈہ۔ ناظم اعلیٰ مولانا شاہ لنڈا احمد خیل۔ نائب ناظم مولانا محمد یوسف وانڈہ رحمانہ۔ ناظم ۲ فضل احمد۔ خازن جان محمد دکاندار۔ سالار ملک رنواز

تمام جلسوں میں حکومت پر زور دیا کہ وہ جنگی قیدیوں کی واپسی پر مکمل اتفاق رسوخ استعمال کرے۔

جمعیۃ علماء اسلام ضلع کیمبلپور کی تنظیمی کمیٹی کا دورہ

ہفتہ رفتہ میں جمعیۃ علماء اسلام کی تنظیمی کمیٹی نے نرٹوپہ اور حمید کا دورہ کیا۔ ہر دو مقامات پر عام جلسوں کے علاوہ کارکنوں سے خطاب کیا اور نئے انتخابات ہوئے۔

اس دورہ میں مولانا فضل الرحمٰن امیر ضلع مولانا حامد علی رحمانی کنوینر کمیٹی۔ مولانا سکندر خان، مولانا قاری سمیع الرحمٰن مولانا مرتضیٰ حسن، حکیم احمد حسن، مولانا سید [illegible] علوی نے شرکت کی۔

نرٹوپہ کو دو حصوں میں تقسیم کر دیا گیا۔ سید خیل اور نوزئی ہر دو کے انتخابات درج ذیل ہیں:۔

سید خیل۔ امیر چودھری حکیم خان۔ نائب امیر اول فوردل خان۔ نائب امیر دوم، منور خان۔ جنرل سیکرٹری اقبال خان۔ سیکرٹری ۱ مولوی محمد داؤد۔ سیکرٹری ۲ مولوی محمد ادریس سیکرٹری ۳ انور خان۔ ناظم نشریات منصف خان خزانچی مولانا عبداللطیف صاحب۔ مجلس شوریٰ۔ عزت خان حکمت خان۔ محبت خان، آزاد خان۔ مولانا غلام یحییٰ۔ عبداللہ خان۔ محمد مسکین خان۔ محمد عظیم خان۔ غلام سرور، عبدالسلام حاجی مرس خان، تازہ گل۔ عبداللہ خان۔ دوست محمد خان منظر خان۔

انتخاب نوزئی (نرٹوپہ)

امیر مولانا محمد دوستان صاحب۔ نائب امیر مولانا رحمت دین صاحب۔ ناظم اعلیٰ عبدالغفار خان۔ ناظم حافظ محمد نواز۔ خزانچی حاجی محمد افسر خان۔ مجلس شوریٰ۔ عبداللہ خان یعقوب خان، تمرید خان۔ امیر خان، ہوس خان۔ عبدالسلام اور یونس خان صاحب۔

موضع حمید کے جدید انتخابات درج ذیل ہیں:۔

امیر مولانا سیف الرحمٰن۔ نائب امیر خان سردار خان صاحب دکاندار۔ ناظم اعلیٰ حافظ شیر افضل صاحب۔ ناظم نشریات محمد شعیب۔ خزانچی میر داد صاحب دکاندار۔ سالار جمعیۃ گارڈ محمد رفیق صاحب۔ مجلس شوریٰ۔ حاجی محمد ابراہیم صاحب چوہدری حاضر خان صاحب۔ خیر دی خان۔ سردار خان صاحب مولانا مرتضیٰ حسن صاحب۔ حافظ مفتاح حسن صاحب، محمد اشرف صاحب بی اے۔ فقیر حسین صاحب۔ محمد یوسف صاحب اعوان عظیم خان صاحب خرباڑہ۔ علی اکبر صاحب دکاندار چینہ دین صاحب

جمعیۃ طلباء اسلام سے تعاون کی اپیل

آپ حضرات کو معلوم ہے کہ کالجوں کے ہزاروں نونہالان قوم نے اپنی ایک تنظیم جمعیۃ طلباء اسلام بنا رکھی ہے۔ یہ نوجوان مغرب زدہ اور ماڈرن اسلام کے مقابلہ میں علماء حق کی حمایت کرتے رہتے ہیں اور ملک بھر میں کام کرتے ہیں۔

بعض مقامات کے بارہ میں یہ شکایات سننے میں آئی ہیں کہ وہاں کے ارکان جمعیۃ نے ان سے تعاون کے بارہ میں سستی اور بے پرواہی کا مظاہرہ کیا ہے یہ درست نہیں ہے۔ یوں بھی ہمارا فرض ہے کہ ان نوجوانوں کی اسلامی جذبات کی قدر کریں۔ پھر جب یہ اس دیوار کو گرانے میں مصروف ہیں جو انگریز نے مساجد اور کالجوں کے درمیان کھڑی کر رکھی تھی اور بھی ضروری ہے کہ اس خدمت میں ان کا ہاتھ بٹایا جائے۔ اس لئے میں تمام علماء اسلام سے اپیل کرتا ہوں کہ وہ ہر جگہ ان سے مکمل تعاون کریں تاکہ کسی طرح ان کی دل شکنی نہ ہو۔

(حضرت مولانا) غلام غوث ہزاروی بقلم خود
ناظم عمومی کل پاکستان جمعیۃ علماء اسلام

مفتی محمود ٹھیک کہتے ہیں

پشاور ہائی کورٹ بار ایسوسی ایشن نے صوبہ سرحد کے وزیر اعلیٰ مولانا مفتی محمود سے مطالبہ کیا ہے کہ وہ اپنے اس بیان پر غیر مشروط معافی مانگیں جس میں انہوں نے وکیلوں کے طبقے کو معاشرتی انحطاط کا ذمہ دار ٹھہرایا تھا۔

دنیا کا کوئی معاشرہ بھی اخلاقی اور سماجی برائیوں سے بالکل پاک نہیں ہوتا لیکن اس کے اچھا ہونے کی سب سے بڑی نشانی یہ ہوتی ہے کہ اس میں ان برائیوں کے خلاف مزاحمت کی اور انھیں پھیلنے سے روکنے کی کتنی قوت وصلاحیت ہے۔ معاشرے کی اس مزاحمتی قوت وصلاحیت کا دارومدار اس پر ہوتا ہے کہ اس کے ممتاز طبقے جن افراد پر مشتمل ہیں وہ سماجی واخلاقی اقدار کو کس حد عزیز رکھتے ہیں۔ اگر کسی معاشرے میں سیاستدانوں، وکیلوں، استادوں اور ادیبوں کے طبقے مضبوط اخلاقی کردار کے لوگوں پر مشتمل ہیں تو اس کی ترقی اور استحکام کا راستہ کھلا رہتا ہے لیکن اگر یہ طبقے اصول واخلاق سے دور ہو گئے ہیں تو پھر معاشرے کے انحطاط کو روکنا ممکن نہیں رہتا۔

یہاں زیر بحث محض قانون دانوں اور وکیلوں کا طبقہ ہے اس لیے ہم اس ایک طبقے تک گفتگو کو محدود رکھیں گے۔

ہمیں یقین ہے کہ وکیلوں کے طبقے سے تعلق رکھنے والے سنجیدہ، حقیقت پسند اور دیانتدار لوگوں سمیت کوئی بھی شخص اس سے انکار نہیں کرے گا کہ پاکستان میں جو اخلاقی اور معاشرتی برائیاں سرطان کی طرح پھیل رہی ہیں قانون دانوں اور وکیلوں کا طبقہ بھی اس سے محفوظ نہیں رہا۔ اس کا مطلب یہ نہیں ہے کہ وکیلوں کے طبقے میں معاشرتی واخلاقی برائیاں اس وجہ سے پیدا ہو گئی ہیں کہ معاشرہ ہی زوال پذیر ہے بلکہ یہ ہے کہ معاشرہ میں اس لیے زوال آیا کہ وہ طبقہ بھی اس انحطاط کے خلاف مزاحمت نہیں کر رہا جس پر اس کی بڑی ذمے داری تھی۔

وکیلوں اور قانون دانوں کو عام آدمی کی سطح سے اخلاقی طور پر بلند ہی اس لیے سمجھا جاتا ہے کہ ان میں برائیاں اپنانے کی ترغیب کے خلاف مزاحمت کی قوت زیادہ ہوتی ہے۔ یعنی جب اس طبقے کو زیادہ قوت مزاحمت کا اعزاز حاصل نہ رہے تو وہ کسی طرح بھی معزز نہیں رہتا، ہم یہ نہیں کہیں گے کہ قانون دانوں اور وکیلوں کا پورا طبقہ ہی خراب ہو چکا ہے لیکن اس حقیقت کا اعتراف ہر شخص کرے گا کہ ہمارے وکیلوں اور قانون دانوں کی اتنی بڑی تعداد نے معاشرتی برائیوں کو اختیار کر لیا ہے کہ ایسے ہی دوسرے ممتاز طبقوں کی طرح عوام کے دل سے اس طبقے کا احترام بھی اٹھ گیا ہے۔ اگر صوبہ سرحد کے وزیر اعلیٰ مولانا مفتی محمود نے ایک تقریب میں وکیلوں کی ان خرابیوں کی نشاندہی کی ہے تو اس میں برا ماننے یا توہین محسوس کرنے کی کوئی بات نہیں ہے۔ انھیں مفتی محمود سے معافی کا مطالبہ کرنے کی بجائے اس پر غور کرنا چاہیئے کہ وکیلوں کی خاصی بڑی تعداد میں یہ خرابیاں واقعی ہیں یا نہیں۔ ہم پوری ذمے داری کے ساتھ مولانا مفتی محمود کے اس خیال کو صحیح سمجھتے ہیں اور ان کی تائید کرتے ہیں کہ معاشرتی خرابیوں کے پھیلنے کی وجہ وکیلوں کے طبقہ کا انصاف اور صداقت کے اصول سے انحراف ہے۔

(حریت، کراچی، ۱۳ مئی ۱۹۷۲ء)

صوبہ سرحد میں شراب پر پابندی

صوبہ سرحد کی حکومت مبارک باد کی مستحق ہے کہ اس نے عوام کے مسلسل مطالبہ کا احترام کرتے ہوئے پورے صوبہ میں شراب کی کشید، فروخت اور پینے پلانے پر پابندی عائد کر دی ہے۔ انصاف کی نظر سے دیکھا جائے تو خدا، رسولؐ۔ قرآن اور اسلام کے نام پر عالم وجود میں آنے والے ملک پاکستان میں یہ حکم ۱۴ اگست ۱۹۴۷ء کو ہی نافذ ہو جانا چاہیئے تھا لیکن یہ نیکی صوبہ سرحد کے وزیر اعلیٰ مفتی محمود کے مقدر میں لکھی تھی اس لیے یہ کیوں کر ممکن تھا کہ کسی اور شخص کو نصیب ہوتی۔

سقوط مشرقی پاکستان میں "شراب" کا کتنا حصہ ہے اس کی حقیقت تو تحقیقاتی کمیشن کی رپورٹ منظر عام پر آنے کے بعد ہی واضح ہو گی لیکن یہ بات تو ایک مسلمہ حقیقت کی حیثیت رکھتی ہے کہ شراب، انسان کے لیے فائدہ کی بجائے نقصان دہ زیادہ ہے۔ چنانچہ اس کے تباہ کن نتائج کے پیش نظر ہی اسے حرام قرار دیا گیا۔ دیانت داری سے دیکھا جائے تو اسلام کے وہ تمام احکام جن کے کرنے یا نہ کرنے کی سختی سے تاکید کی گئی ہے وہ انسان ہی کے اجتماعی اور انفرادی فائدہ کے مظہر ہیں یہ الگ بات ہے کہ انسان اپنی کم علمی یا بے جا ضد کی بنا پر انہیں لائق التفات نہ سمجھے۔ اب جب کہ صوبہ سرحد کی حکومت نے سماجی برائیوں کا قلع قمع کرنے کا عزم ظاہر کر دیا ہے اور اس سلسلے میں شراب پر پابندی عائد کر کے حکومت نے پہلا قدم بھی اٹھا لیا ہے تو ضروری ہو گیا ہے کہ صوبہ سرحد کی حکومت عوام کو ضابطہ اسلام میں بتائے گئے

ادام ونواہی کے بارے میں بڑے دل نشین انداز سے ضروری معلومات فراہم کرے تاکہ عوام صوبہ سرحد سے سماجی برائیوں کو ختم کرنے کے سلسلے میں حکومت کے ہر جائز فیصلے کی نہ صرف مکمل تائید کریں بلکہ اپنے مخلصانہ تعاون سے حکومت کے ہر اچھے اقدام کو کامیابی کی منزل تک بھی پہنچائیں امید ہے صوبہ سرحد کی حکومت سماجی برائیوں کے خلاف جہاد کرتے وقت صوبہ سرحد کے غریب اور بے روزگار عوام کی غربت اور بیکاری دور کرنے کی طرف بھی پوری پوری توجہ دے گی تاکہ اسلامی احکام سے بدکنے والا نام نہاد جمہوریت پسند طبقہ کسی عنوان سے بھی حکومت کو غیر ضروری مسائل میں الجھانے کی کوششوں میں کامیاب نہ ہو سکے۔ (جنگ)

ہری پور میں وزیر اعلیٰ سرحد کا خطاب

ہری پور۔ صوبہ سرحد کے وزیر اعلیٰ مولانا مفتی محمود صاحب نے کہا ہے کہ ہم اسلامی قوانین کے نفاذ کے لیے اپنے اختیارات کا بھرپور استعمال کریں گے اور بہت جلد ماہرین قانون اور علماء پر مشتمل ایک کمیٹی ترتیب دی جا رہی ہے جو موجودہ صوبائی قوانین کے مقابلہ میں اسلامی اصولوں کے مطابق قوانین مرتب کرے گی۔ وہ آج صبح یہاں میونسپل پارک ہری پور میں جمعیت العلمائے اسلام کے زیر اہتمام ایک جلسہ عام سے خطاب کر رہے تھے۔ جلسہ کی صدارت حکیم عبدالسلام نے کی۔ مولانا مفتی محمود نے کہا کہ ہم پنجاب اور سندھ کے صنعت کاروں کا ایک اجلاس بلا رہے ہیں تاکہ وہ سرحد کی بنیادی ضروریات کے پیش نظر علاقہ کا سروے کرنے کے بعد مختلف جگہوں پر مناسب کارخانے قائم کریں اس طرح علاقہ میں بے روزگاری کا خاتمہ ہو سکے گا۔ انہوں نے کہا کہ ہم صنعت کاروں کو ان کے سرمایہ کی حفاظت کا مکمل یقین دلاتے ہیں۔ انہوں نے اس امر پر اظہار افسوس کیا کہ گذشتہ ۲۵ سالوں میں آزاد ہونے کے باوجود ہم حقیقی آزادی حاصل نہ کر سکے لیکن اب ملک میں پہلی بار عوامی نمائندوں نے اختیارات سنبھالے ہیں، جنہوں نے یہ یقین دلایا ہے کہ حکومت عوام کی خواہشات کی ترجمانی کریگی۔

اب عوام کی فلاح وبہبود کے لیے عوام کی مرضی کے مطابق ہی حکومت اقدامات کرے گی کیونکہ عوام ہی ملک کے حقیقی حکمران ہیں۔ وزیر اعلیٰ سرحد نے صوبہ کے مختلف اضلاع میں امن عامہ کی ابتر حالت پر اظہار خیال کرتے ہوئے یقین دلایا کہ صورت حال کی اصلاح ہماری حکومت کا فرض اوّلیں ہو گا۔ اس سلسلہ میں ضلعی حکام کو مناسب ہدایات دی جا رہی ہیں تاکہ وہ خود کو حقیقی معنوں میں عوام کا خادم ثابت کر سکیں۔ انہوں نے مزید کہا کہ ملک میں زرعی اصلاحات کا نفاذ مرکزی حکومت کر چکی ہے۔ ہم ان کے نفاذ کے لیے ہر قانونی طریقہ اختیار کریں گے۔ انہوں نے جاگیرداروں اور مزارعین کو متنبہ کیا کہ وہ ایک دوسرے کی حق تلفی نہ کریں اور نہ ان کے لیے قانون کی زد سے بچنا ممکن نہ ہو گا۔ انہوں نے متاثرین تربیلہ ڈیم اور دربند کی آبادکاری کے متعلق کہا کہ ہم متاثرین کے مسائل کا پوری ہمدردی سے جائزہ لے رہے ہیں اور جلد ہی انہیں ان کے حقوق دیئے جائیں گے انہوں نے کہا کہ موجودہ نصاب تعلیم کا جائزہ لینے اور اسے قومی ضروریات کے مطابق ڈھالنے کے لیے ایک کمیٹی ترتیب دی جا رہی ہے جس میں ماہرین تعلیم کے علاوہ شعبہ اسلامیات سے متعلق افراد بھی شامل کیئے جائیں گے۔ انہوں نے طلباء سے اپیل کی کہ وہ سیاسی جماعتوں کا آلہ کار بننے کی بجائے تعلیم پر پوری توجہ دیں۔ انہوں نے عوام سے بھی اپیل کی وہ سیاسی نقب زنوں سے ہوشیار رہیں جنہوں نے ملک کو تباہی کے کنارے پر پہنچا دیا ہے۔ خصوصی مراکز قائم کیے جائیں گے۔

جلسہ میں حکیم عبدالسلام ممبر گورنمنٹ طبی بورڈ، قاضی شمس الدین اور مولانا عبدالحکیم ایم این اے نے بھی خطاب کیا۔

وزیر اعلیٰ بعد ازاں ایبٹ آباد چلے گئے جہاں انہوں نے افسروں سے خطاب کرتے ہوئے کہا کہ وہ عوام کے مسائل حل کرنے کی کوشش کریں مولانا مفتی محمود نے مولانا ہزاروی کے رشتے کے بھائی کی وفات پر فاتحہ خوانی بھی کی۔

اس سے قبل مفتی صاحب کی آمد پر ہری پور ڈاک بنگلہ کے قریب جمعیت کے رہنماؤں مولانا حکیم عبدالسلام ہزاروی مولانا خلیل الرحمٰن صاحب مولانا قاضی شمس الدین۔ مولانا سعید الرحمان صاحب۔ نیپ کے صدر راجہ امان اللہ اور دیگر

جواہرات سے زیادہ قیمتی
لطفِ کورس
خواہ کسی بھی طریقہ سے جوہر حیات جیسا قیمتی مادہ ضائع ہو گیا ہو یا ہو گیا ہو، چہرہ زرد، سر میں چکر، تنہائی پسند، ذہنی پریشانی، دل و دماغ معدہ و شانہ کی کمزوری مایوسی و شرمندگی، پیشاب کی جملہ خرابیوں کو دور کر کے عضلات (مسلز) کی غذا بنتی ہے۔ ایک طرح کا انسانی سیمنٹ ہے، قیمت مکمل کورس دس روپے، اوقات صبح ۸ تا ۲ شام ۶ تا ۹، اتوار شام ناغہ نوٹ: جعلی خود ساختہ قسم کے معالجوں اور یوم ایام کے چکر سے بچیں مردانہ کمزوری کے صحیح علاج کے لیے تشریف لائیں
ماہر طب حکیم عبداللطیف خان صاحب سند یافتہ دہلی ۶۰ چیمبرلین روڈ گوالمنڈی ایسنگلو یونانی دواخانہ رجسٹرڈ لاہور

رجسٹرڈ ایل نمبر ۱۳۲۲ء
جلد نمبر — پندرہ

ہفت روزہ ترجمان اسلام

جمعہ ۱۲ ربیع الثانی سنہ ۱۳۹۲ھ
۲۶ مئی سنہ ۱۹۷۲ء شمارہ نمبر ۱۸

جمعیۃ علماء اسلام کی تمام شاخوں کے نام

ہر ایک ضلع ایک ہزار رضاکار تیار کرے

حضرت مولانا غلام غوث صاحب ہزاروی ایم این اے ناظم عمومی کل پاکستان جمعیۃ علماء اسلام کی ہدایات

آپ حضرات کو معلوم ہے کہ جمعیت علماء اسلام حضرت مولانا محمد عبداللہ صاحب درخواستی مدظلہ، اور حضرت مولانا مفتی محمود صاحب مدظلہ، کی قیادت و رہنمائی میں کام کرتے کرتے ایک حد تک دین کی خدمت کر سکی ہے۔ لیکن امر بالمعروف اور نہی عن المنکر کی خدمت سے تمام عہدہ سبکدوشی نہیں ہو سکتی آئندہ بھی ہم کو یہ کام کرنا ہے اور یہ عہد کرنا ہے کہ ہماری زندگی کا نصب العین اسلام کی سربلندی اور رب عظیم کے اوامر و نواہی کا بجالانا ہے۔ آج بھی ہم کو حضرت لاہوری، حضرت درخواستی، حضرت ہالیجی شریف حضرت دین پوری، حضرت کندیاں شریف اور حضرت مفتی صاحب کی دعاؤں سے انہی کی رہنمائی میں اللہ تعالیٰ سے توفیق اخلاص مانگتے ہوئے دین کی خدمت کرنی ہے۔ ہمارا ایمان ہے کہ مدنی اصولوں پر عمل پیرا ہوئے بغیر نہ ملک مستحکم ہو سکتا ہے۔ نہ قوم مطمئن ہو سکتی ہے۔ راولپنڈی میں مرکزی مجلس شوریٰ نے مولانا مفتی محمود صاحب مدظلہ، کی شدید مصروفیات کے پیش نظر نظامت عمومی کی ذمہ

داری رسماً میرے سپرد کر دی ہے۔ مجھے اس کے قبول کئے بغیر چارہ نہیں تھا۔

میں تمام صوبائی، ضلعی اور ذیلی جمعیتوں سے پہلی درخواست یہ کرونگا کہ وہ اپنے اندرونی اختلافات جو صرف تنکر رنجیوں کی حیثیت رکھتے ہیں ختم کر دیں یہ ان کی پہلی قربانی ہے۔ وہ اعلاء کلمۃ اللہ کی خاطر اس سے بڑی قربانی بھی کئے ہوئے ہیں یہ تو معمولی بات ہے۔

دوسری بات یہ ہے (ا) کہ آپ کو یہ فیصلہ کرنا ہے کہ اس ملک میں دین اسلام کو باقی رکھنا ہے۔ اور مختلف قسم کے عناصر کی موجودگی میں اس کے لئے قوت و طاقت کی ضرورت ہے۔ طاقت تنظیم سے ہی ہو سکتی ہے۔ لہٰذا میں حکم دیتا ہوں کہ ہر ہر ضلع کم از کم ایک ہزار رضاکار منظم کرے جن کے پاس جمعیت کے جھنڈے کیطرح ایک ایک ٹوپی بطور نشانی یا وردی کے ہر رضاکاروں کی یہ تعداد تحصیلوں پر تقسیم کر دی جائے۔ کسی قصبے میں پچاس سے کم رضاکار نہ ہوں۔ اور (ب) اس کے ساتھ ہی فنڈ بنانا ہے۔

آپ کو معلوم ہے کہ حسب ارشاد حضرت مفتی صاحب:

جمعیت نے تقریباً ایک روپے سے ایک لاکھ روپوں کا مقابلہ کیا ہے۔ اگر ہم فنڈ کا انتظام کر سکے تو دنیا جانتی ہے کہ آپ کی تنظیم سے بڑھ کر کوئی تنظیم نہیں ہے۔ لہٰذا میں حکم دیتا ہوں کہ ہر ہر ضلع مرکزی جمعیت کے فنڈ کے لئے دو ہزار سے پانچ ہزار روپے تک فنڈ جمع کرے۔ اور جب میں اس ضلع کا دورہ کروں تو وہ رقم میرے حوالہ کر دیں یا پہلے ہی لاہور کے دفتر جمعیت علماء اسلام چوک رنگ محل کے پتہ پر روانہ کر دیں۔ اور سب سے بہتر یہ ہے کہ محترم امیر کل پاکستان جمعیت علماء اسلام حضرت درخواستی صاحب کی خدمت میں حاضر کر دی جائے۔

(ج) تیسری بات یہ یاد رکھیں کہ ابتدائی ممبر سازی جہاں نہیں ہوئی وہ بہت جلد مکمل کر لیں میں محترم امیر مرکزی کی منظوری کی امید پر یہ اعلان کرتا ہوں کہ جون کے اواخر میں انتخابات ہو جانے چاہئیں۔

(د) چوتھی بات روزنامہ اخبار کی ہے جو ہر بڑی جماعت کے لئے ضروری ہے۔ علماء اسلام کی محنت دیندار مسلمانوں کی ہمت اور محض اللہ تعالیٰ کا فضل ہے کہ اب تک جمعیت نے جتنے منازل طے کئے وہ روزنامے کے بغیر کئے جب کہ بہت سے روزناموں نے جمعیت کے خلاف زہر پھیلا پھیلا کر اس کی راہ میں رکاوٹیں پیدا کرنے کی کوشش کی۔

(ہ) پانچویں بات جیسے کہ آپ کو معلوم ہو چکا ہے۔ یہ ہے کہ مجلس شوریٰ کے مشورہ سے امیر محترم نے مرکزی دفتر لاہور میں تبدیل کرنے کا حکم دے دیا ہے۔ کیونکہ اب حضرت مفتی صاحب کا زیادہ وقت پشاور گذریگا۔ اور وہ خود دوروں سے کم فارغ ہوں گے۔ ناظم عمومی بہتر نگرانی لاہور کر سکیں گے۔

لہٰذا:- آج کے بعد تمام رقوم اور خط و کتابت دفتر جمعیۃ علماء اسلام پاکستان چوک رنگ محل شہر لاہور کے پتہ پر ہونا چاہیئے

فقط

غلام غوث ہزاروی ناظم عمومی جمعیت علماء اسلام
پاکستان